هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

قادیان

۲۲ اخی مولوی اسعد الدین صاحب بی اے
اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز
گوجرخان - راولپنڈی
Gujar Khan

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۵

جلد ۲۳ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ مطابق ۷ نومبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۱

دار الامان کی خبریں

(۱) سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو ساڑھے نو بجے قبل دوپہر کی ٹرین سے بخیریت تمام مع خدام سفر سندھ سے واپس تشریف لاکر رونق افزائے قادیان ہوئے۔ سٹیشن پر جملہ خدام قادیان تشریف آوری کی خبر سنکر استقبال کے لئے حاضر ہو گئے۔ حضور نے بکمال شفقت سب خدام کو ویٹنگ روم کے برآمدہ میں کھڑے ہو کر تقریبًا ایک گھنٹہ شرف مصافحہ بخشا۔ آج ۶ نومبر کو حضور کی صحت بفضلہٖ تعالےٰ قابل حمد ہے۔

(۲) حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب آپ کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے نہایت درد دل سے التزام کے ساتھ دعائیں کرکے ثواب حاصل کریں۔

(۳) حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ کو درد نقرس سے آرام ہے۔ اور طبیعت ہر طرح سے رو بصحت ہو رہی ہے۔

(۴) مکرمی مفتی محمد صادق صاحب بعد صحتیابی نور ہسپتال سے رخصت ہو کر اپنے گھر میں تشریف لے گئے ہیں اور صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

(۵) ۲ نومبر کو ۴ بجے سحری کے وقت موضع کھارا متصل قادیان کے زمیندار برادرم مولوی دل محمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ اپنے کھیت میں حفاظت کے لیے دسو

فاروق کی خریداری کیلئے رمضان المبارک میں خاص رعایت

سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر فاروق کا جدید پروگرام مقرر فرما کر خریداری کی جو تحریک فرمائی تھی۔ وہ احباب کو یاد ہو گی۔ اس پروگرام کے مطابق فاروق سال رواں سے باقاعدہ ہفتہ وار شائع ہوتا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہوتے ہیں:-

(۱) خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ (۲) نظارتوں کے ضروری اعلانات (۳) تبلیغی رپورٹیں ہندوستان اور بیرون ممالک متعلقہ تحریک جدید (۴) دیگر اہم تقریریں از حضرت امیر المؤمنین۔ (۵) دیگر اخبارات کے مفید اقتباس۔ (۶) موجودہ زمانہ کی سیاسی خبریں۔ (۷) مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات (۸) مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اعتراضوں کے جواب (۹) بعض علمی مضامین صداقت اسلام و صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر۔ (۱۰) عام دنیا کی چیدہ چیدہ خبریں وغیرہ یہ سب کچھ حضور ایدہ اللہ کے پروگرام کی تعمیل میں ہوتا ہے۔ حضور کے ارشاد کے ماتحت

فاروق کی اشاعت اس وقت تک کم از کم ایک ہزار ہو جانی یقینی تھی۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب کو اب تک اس کا علم نہیں ہوا۔ کہ فاروق (ا) الفضل کے سائز پر نکلتا ہے (ب) لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ بہت عمدہ ہوتا ہے۔ (ج) ہر انگریزی مہینے میں چار بار شائع ہوتا ہے۔ (د) چندہ باوجود ان خوبیوں کے صرف پانچ روپے سالانہ ہے۔ (ہ) جو خریدار اس ماہ رمضان میں خریدار ہوں گے۔ ان سے چار روپیہ لیا جائے گا۔ چونکہ اسکی اشاعت بہت کم ہے۔ جس سے اس کا خرچ بھی پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے میں نے تجویز کی ہے۔ کہ جو خریدار اس ماہ رمضان المبارک میں اسکی خریداری منظور کریں۔ ان سے بجائے پانچ روپیہ سالانہ کے صرف چار روپیہ سالانہ چندہ لیا جائے گا۔

لہٰذا آج ہی فاروق کی خریداری کی درخواست معہ مبلغ چار روپیہ چندہ سالانہ یا دو روپیہ چار آنہ چندہ ششماہی ارسال کرکے خریدار بن جائیں۔ چندہ پیشگی لیا جائے گا۔ خواہ خود بھیج دیں یا بذریعہ وی پی ادا کریں۔ درخواست خریداری معہ چندہ پتہ مندرجہ ذیل پر روانہ کریں:- ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان ضلع

احمدی قافلہ کی لنڈن سے روانگی

بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۲۵/۲۶ اکتوبر کو حضرت صاحبزادگان مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے و مرزا مبارک احمد صاحب بی۔ اے و صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب و حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے و محترم مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے لنڈن سے واپس ہو رہے ہیں۔ اور یہ تمام قافلہ بخیریت تمام خدا کے فضل سے ۶ نومبر کو بمبئی پہنچے گا۔ اس اطلاع پر ۸ یا ۹ نومبر قادیان پہنچنے کی امید ہے۔ مگر اسکی صحیح تعیین جہاز کے بمبئی پہنچنے پر ہو سکے گی۔ جس کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

---

(۶) خوشی کی بات ہے۔ کہ شیخ محمد نصیب صاحب جو حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں مولوی محمد علی صاحب سکرٹری صدر انجمن کے دفتر میں ہیڈ کلرک تھے۔ اور خلافت ثانیہ میں اہل پیغام سے جا ملے۔ جہاں انکی بہت قدر و منزلت کی گئی۔ اور اہل پیغام کی انجمن نے خاص طور پر ان کی دلجوئی اور دلداری کے لئے مختلف ذمہ داریوں کے عہدے عطا کئے۔ جہاں سے بالآخر وہ کچھ عرصہ سے دل برداشتہ ہو کر قادیان چلے آئے تھے۔ الحمد للہ کہ یکم نومبر کو انہوں نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے عرض کیا۔ کہ حضور مجھے معاف فرما کر اپنی غلامی کا شرف بخشیں۔ حضور نے ازراہِ کرم گستری ان کو معاف فرما کر ان کی بیعت لے کر شیخ صاحب کو پیشگوئی "مسلماں را مسلماں باز کردند" میں شامل کر لیا۔ اور دعا فرمائی۔ الحمد للہ ہم شیخ صاحب کو اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

حصہ سوم سیرت المہدیؑ

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ آج کل میں سیرت خاتم النبیین کے علاوہ سیرت المہدی حصہ سوم کی تالیف بھی کر رہا ہوں۔ اور امید ہے۔ کہ یہ مجموعہ انشاء اللہ عنقریب ہی شائع ہو جائیگا لہٰذا اگر کسی دوست کے نزدیک سیرت المہدی حصہ اول و دوم میں کوئی قابل اصلاح بات ہو یا سیرت المہدی حصہ سوم کے لئے ان کے پاس سیرت و سوانح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق روایات کا کوئی مواد ہو۔ تو اس سے مجھے جلد سے جلد مطلع فرمائیں۔ تاکہ اس مجموعہ میں قابل اصلاح باتوں کی اصلاح درج کر دی جائے۔ اور مزید روایات کو بھی شامل کر لیا جائے۔

چندہ جلسہ سالانہ

ناظر صاحب بیت المال احباب کو خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے مندرجہ ذیل ضروری اعلان کرتے ہیں۔ کہ اس دفعہ چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک بہت عرصہ پہلے ماہ جون میں احباب تک بھجوائی جا چکی ہے۔ تا احباب اور جماعتیں آخر نومبر ۱۹۳۸ء تک بسہولت یکمشت یا بذریعہ اقساط یہ رقم ادا کر سکیں۔ پھر دوسری سہولت حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرما دی تھی۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی شرح کو گھٹا کر بجائے ۱۵ فی صدی کے ۱۰ فیصدی مقرر فرما دی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ان سہولتوں کے باوجود بعض احباب کی طرف سے اس چندہ کی ادائیگی میں وہ سرگرمی ظاہر نہیں ہو رہی۔ جو ہونی چاہیئے۔ اب جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ احباب اور جماعتوں کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی چندہ جلسہ سالانہ جلد وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔

احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ گذشتہ مجلس مشاورت پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس چندہ کو لازمی قرار دے دیا ہے۔ پس اس چندہ کی فراہمی اور ادائیگی کے لئے لازمی چندوں کی طرح جدوجہد ہونی چاہیئے۔ اور ہر ایک دوست سے اسکی آمد کے مطابق ½ شرح سے چندہ وصول کیا جائے۔ جماعت کی خواتین کو بھی اس چندہ میں شریک کیا جائے۔ کہ وہ بھی علیٰ قدر مراتب چندہ جلسہ سالانہ ادا کریں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

ملازمت کی تلاش

ناظر صاحب امور خارجہ ایک احمدی کے لئے ملازمت کا حسب ذیل اعلان کرتے ہیں۔ کہ ایک دوست جو تجارت کے کام سے بخوبی واقف ہیں۔ بہی کھاتہ اور حساب کتاب بخوبی رکھ سکتے ہیں۔ چمڑے کے کام کا بھی تجربہ رکھتے ہیں۔ آج کل بے کار ہیں۔ اگر کوئی دوست ان کے لئے کسی دکان یا فرم میں ملازمت کا انتظام کر سکتے ہوں۔ تو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

افریقہ میں ایک احمدیؑ پر قاتلانہ حملہ

مکرم محمد عالم صاحب ممباسہ (افریقہ) سے مندرجہ ذیل رنج دہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یوم التبلیغ کو نعمت اللہ خانصاحب جبکہ وہ ایک مسلم نوجوان کو تبلیغ کر رہے تھے۔ کہ چھری سے زخمی کئے گئے نعمت اللہ صاحب راہ گزر مسلمانوں میں ٹریکٹ تقسیم کر رہے تھے۔ کہ ایک شخص کو کتابیں دینے کے واسطے اپنے مخاطب کی طرف پیٹھ پھیری۔ تو اس نے آپ پر وار کیا۔ دوسرا وار کرنے کے واسطے وہ شخص اپنا ہاتھ اونچا کر رہا تھا۔ کہ آپ وہاں سے بھاگے۔ اس نے آپ کا پیچھا کیا۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ احباب صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کریں۔

۳۱۳ والے صحابہ اور جملہ مصنفین و مبلغین سلسلہ کو اطلاع

ناظر صاحب تالیف و تصنیف مندرجہ ذیل ضروری اعلان کرتے ہیں۔ (۱) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ صحابہ جو ۳۱۳ کی فہرست میں ہیں۔ (۲) سلسلہ عالیہ کے جملہ مصنفین۔ جنہوں نے کوئی تصنیفی کام کیا ہو۔ (۳) سلسلہ عالیہ کے جملہ مبلغین۔ (خواہ اس وقت وہ مبلغ ہوں یا نہ ہوں) ان تمام اصحاب کے اسماء اور مختصر حالات کی نظارت ہذا کو بہت ضرورت ہے۔ اس لئے جو احباب موجود ہوں۔ وہ خود۔ اور جو موجود نہ ہوں۔ ان کے رشتہ دار اور دوست اس اہم کام کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ مندرجہ ذیل باتوں کا تحریر کرنا ضروری ہے۔

(۱) پورا نام معہ ولدیت و سکونت (۲) مختصر حالات (۳) مصنف ہونے کی صورت میں تصنیف کا نام اور مضمون (۴) سن پیدائش (۵) وفات یافتہ ہونے کی صورت میں تاریخ و سن وفات۔

رمضان المبارک میں ایک خاص دعا کی تحریک

ناظر صاحب دعوت و تبلیغ جملہ احباب سلسلہ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ مبلغ جاوا مولوی رحمت علی صاحب پتھری کی تکلیف کی وجہ سے ہاسپیٹل میں بیمار ہیں۔ اور ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب ان کی خیر و عافیت کے لئے رمضان المبارک میں خاص طور پر دعا فرماویں۔ نیز دیگر تمام مبلغین بیرون ہند کے لئے بالخصوص دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں کامیابی عطا فرمائے اور باصحت و عافیت رکھے۔

احمدیہ پاکٹ بک کا نیا ایڈیشن

محترم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادمؔ مندرجہ ذیل نہایت ضروری اعلان کرتے ہوئے بشارت دیتے ہیں۔ کہ پاکٹ بک کا پچھلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ اب نیا ایڈیشن خاکسار کی زیر نگرانی شیخ الٰہی بخش رحیم بخش احمدی تاجران کتب گجرات شائع کر رہے ہیں۔ چونکہ مخالفین احمدیت کی طرف سے کئی نئے نئے اعتراضات احمدیت پر کئے جاتے رہے ہیں۔ اس لئے ان کے جوابات نیز محمدیہ پاکٹ بک اور اسی قسم کی دوسری مخالفانہ کتابوں کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے عموماً اور علماء سلسلہ سے خصوصاً نہایت ادب سے درخواست ہے کہ اگر ان کے علم میں کوئی نیا حوالہ یا کوئی اعتراض ایسا ہو۔ جس کا اندراج یا جواب پاکٹ بک میں ضروری ہو۔ تو براہ کرم جلد سے جلد مندرجہ ذیل پتہ پر خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے چونکہ یہ ایک قومی خدمت ہے۔ اسلئے امید ہے۔ کہ احباب کی طرف سے اس معاملہ میں کوئی سستی نہ ہوگی۔

احقر ملک عبد الرحمٰن خادمؔ پلیڈر محلہ جٹاں گجرات۔ پنجاب۔

تحریک جدید کا وہ بورڈنگ جسمیں بچے انسان سے باخدا انسان بنتے ہیں

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ ہے۔ کہ باہر کے دوست اپنے بچوں کو قادیان کے ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ جس میں چاہیں تعلیم کے لئے بھیجیں۔ ایسے لوگ اختیار دیں۔ کہ ان کے بچوں کو ایک خاص رنگ اور خاص طرز میں رکھا جائے۔ اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید جاری فرمایا۔ اس میں فی الحال تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبا ہی داخل ہیں۔ ان کو حضور کی ہدایات کے مطابق دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ نگرانی کے لئے سپرنٹنڈنٹ کے علاوہ پانچ ٹیوٹر ہیں۔ جو ان کو سٹڈی میں امداد دیتے ہیں۔ اور نمازوں۔ درس۔ کھیل وغیرہ کی نگرانی کرتے ہیں۔ نیز بازار سے اشیاء وغیرہ خریدنے کے وقت ان کے ہمراہ ہوتے ہیں۔ بورڈنگ ہاؤس کے اندر خاطر خواہ طبی انتظام ہے۔ ایک چھوٹی سی ڈسپنسری ہے۔ اور ہمدرد اور کوالیفائیڈ ڈاکٹر انچارج ہیں۔ دینی تعلیم کے لئے طلباء کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اس وقت تین گروپ قرآن کریم باترجمہ پڑھتے ہیں۔ اور تین گروپ بچوں اور نووارد طلباء کے ہیں۔ جو قاعدہ یسرنا القرآن یا سادہ قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ علاوہ ازیں حدیث بخاری اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کا درس ہوتا ہے۔ دنیاوی تعلیم کے لئے خدا کے فضل سے اچھی توجہ دی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سال بورڈنگ ہاؤس میں سے ۲۶ لڑکے امتحان میٹریکولیشن میں شامل ہوئے تھے۔ جن میں سے ۱۵ پاس ہوئے۔ بورڈنگ۔ قدیم کی طرح کھانے کے درجے نہیں ہیں۔ بلکہ صرف ایک ہی درجہ ہے۔ جو گذشتہ اول اور دوم کے بین بین ہے۔ آج کل بورڈروں کی تعداد سوا سو ہے۔ جو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تحریک کو مد نظر رکھتے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۳ قادیان دارالامان مورخہ ۷ نومبر ۱۹۳۸ء نمبر ۴۱

حضرت مسیح موعود کی جماعت کو نصیحت

فرمایا:۔ اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے۔ یہ اصلاح نہیں ہوتی۔ زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں۔ اسلئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہیئے۔ دیکھو کوئی شخص ایسے شخص کے ساتھ دشمنی نہیں کر سکتا۔ جس کو وہ اپنا خیرخواہ سمجھتا ہے۔ پھر وہ شخص کیسا بے وقوف ہے۔ جو اپنے نفس پر بھی رحم نہیں کرتا۔ اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ جبکہ وہ اپنے قویٰ سے عمدہ کام نہیں لیتا۔ اور اخلاقی قوتوں کی تربیت نہیں کرتا۔ ہر شخص کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیئے۔ البتہ وہ شخص جو سلسلہ عالیہ یعنی دین اسلام سے علانیہ باہر ہو گیا ہے اور وہ گالیاں نکالتا اور خطرناک دشمنی کرتا ہے۔ اس کا معاملہ اور ہے۔ جیسے صحابہ رضؓ کو مشکلات پیش آئے۔ اور اسلام کی توہین انہوں نے اپنے بعض رشتہ داروں سے سُنی۔ تو پھر باوجود تعلقات شدیدہ کے ان کو اسلام مقدم کرنا پڑا۔ اور ایسے واقعات پیش آئے۔ جن میں باپ نے بیٹے کو یا بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ مراتب کا لحاظ رکھا جاوے۔ ؎

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

فرمایا۔ ایک شخص ہے۔ جو اسلام کا سخت دشمن ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ اور وہ اس قابل ہے۔ کہ اس سے بیزاری اور نفرت ظاہر کی جاوے۔ لیکن اگر کوئی شخص اس قسم کا ہو۔ کہ وہ اپنے اعمال میں سُست ہے۔ تو وہ اس قابل ہے۔ کہ اس کے قصور سے درگذر کیا جاوے۔ اور اس سے ان تعلقات پر زد نہ پڑے۔ جو وہ رکھتا ہے۔

جو لوگ بالجہر دشمن ہو گئے ہیں۔ ان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دوستی نہیں کی۔ بلکہ ابو جہل کے سر کٹنے پر سجدہ کیا۔ لیکن جو دوسرے عزیز تھے۔ جیسے امیر حمزہ جن پر ایک وحشی نے حربہ چلایا تھا۔ تو باوجودیکہ وہ مسلمان تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ میری نظر سے الگ چلا جا۔ کیونکہ وہ قصہ آپ کو یاد آ گیا۔ اس طرح پر دوست دشمن میں پوری تمیز کر لینی چاہیئے۔ اور پھر ان سے علیٰ قدر مراتب نیکی کرنی چاہیئے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی۔ کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے۔ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اور طرح قابل ثمر نہیں رہتے۔ غرض ان میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں۔ ان کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔

خدا تعالےٰ کے لئے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی کزرع ہوتی ہے۔ اسی لئے اس اصول پر اسکی ترقی ضروری ہے۔ پس یہ دستور ہونا چاہیئے۔ کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے۔ اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے۔ کہ دو بھائی ہیں۔ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے۔ یا اسکو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ اسکو غرق ہونے سے بچاوے۔ اسلئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ تعاونوا علے البر والتقوےٰ۔ کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے۔ اور اسکی یہی صورت ہے۔ کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ رضؓ کو یہی تعلیم ہوئی۔ کہ نئے مسلمانوں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو۔ کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضرور ہے۔ کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔

دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی۔ جو ایک دوسرے کو کھائے۔ اور جب چار مل کر بیٹھیں۔ تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں۔ اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں۔ اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں۔ اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیئے۔ بلکہ اجماع میں چاہیئے۔ کہ قوت آ جاوے۔ اور وحدت پیدا ہو جاوے۔ جس سے محبت آتی ہے۔ اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ذرا ذرا سی بات پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مخالف لوگ جو ہماری ذرا ذرا سی بات پر نظر رکھتے ہیں معمولی باتوں کو اخباروں میں بہت بڑی بنا کر پیش کر دیتے ہیں۔ اور خلق کو گمراہ کرتے ہیں۔ لیکن اگر اندرونی کمزوریاں نہ ہوں۔ تو کیوں کسی کو جرأت ہو۔ کہ اس قسم کے مضامین شائع کرے۔ اور ایسی خبروں کی اشاعت سے لوگوں کو دھوکا دے۔ کیوں نہیں کیا جاتا۔ کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے۔ اور یہ تب ہوتا ہے۔ کہ جب ہمدردی محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے۔ اور تمام عادتوں پر رحم اور ہمدردی پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔ یہاں مدرسہ ہے۔ مطبع ہے۔ مگر کیا اصل اغراض ہمارے یہی ہیں۔ یا اصل امور اور مقاصد کے لئے بطور خادم ہیں؟ کیا ہماری غرض اتنی ہی ہے۔ کہ یہ لڑکے پڑھ کر نوکریاں کریں۔ یا کتابیں بیچتے رہیں۔ یہ تو سفلی امور ہیں۔ ان سے ہمیں کیا تعلق۔ یہ بالکل ابتدائی امور ہیں۔ اگر مدرسہ چلتا رہے۔ تب بھی بنظر ظاہر بیس برس تک بھی یہ اس حالت تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو اس وقت علیگڈھ کالج کی ہے۔ یہ امر دیگر ہے۔ کہ اگر خدا چاہے۔ تو ایک دم میں اسے علیگڈھ کالج سے بھی بڑا بنا دے۔ مگر ہماری ساری طاقتیں اور قوتیں اسی ایک امر میں خرچ ہو جانی ضرور نہیں ہیں۔ ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی۔ جبتک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جس کو پوری طاقت دی گئی ہے۔ وہ کمزور سے محبت کرے۔ میں جو یہ سُنتا ہوں۔ کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے۔ تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا۔ بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے۔ محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔ مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے۔ ہمدردی نہ کی جاوے۔ اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے۔ کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو۔ تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو۔ اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو۔ تو اسکی پردہ پوشی کی جاتی ہے۔ اور اسکو الگ سمجھا جاتا ہے۔ بھائی کی پردہ پوشی کبھی نہیں چاہتا کہ اسکے لئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے۔ تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ دنیا کے بھائی اخوت کا طریق نہیں چھوڑتے۔ میں مرزا نظام الدین وغیرہ کو دیکھتا ہوں۔ کہ ان کی اباحت کی زندگی ہے۔ مگر جب کوئی معاملہ ہو۔ تو تینوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ فقیری بھی الگ رہ جاتی ہے۔ بعض وقت انسان جانور بندیا کتوں سے بھی سیکھ لیتا ہے۔ یہ طریق نامبارک ہے۔ کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالےٰ نے صحابہ رضؓ کو بھی یہی طریق و نعمت اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے۔ تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔

خدا تعالےٰ پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے۔ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ وہ ایک جماعت قائم کریگا۔ جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی۔ مگر یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں۔ اور کمزوری کے ایام ہیں۔ ہر ایک شخص کو موقعہ دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنی اصلاح کرے۔ اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔ اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے۔ جس میں امیر۔ غریب۔ بچے۔ جوان۔ بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں۔ اور عزت کریں۔ اور امیروں کا فرض ہے۔ کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔ ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں۔ کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں۔ گو باپ جدا جدا ہوں۔ مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے۔ اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔ بدکاری فسق و فجور سب گناہ ہیں۔ مگر یہ ضرور دیکھا جاتا ہے۔ کہ شیطان نے یہ جو جال پھینکا ہے۔ اس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجز خدا کے فضل کے کوئی نہیں بچ سکتا بعض وقت یونہی جھوٹ بول دیتا ہے۔ مثلاً بازیگر ہے۔ دس ہاتھ چھلانگ ماری ہو۔ تو محض دوسروں کو خوش کرنے کے لئے یہ بیان کر دیتا ہے۔ کہ چالیس ہاتھ کی ماری ہے۔ اس قسم کی شرارتیں شیطان نے پھیلا رکھی ہیں۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ تمہاری زبانیں تمہارے قابو میں ہوں۔ ہر قسم کی لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے والی ہوں۔ جھوٹ اس قدر عام ہو رہا ہے۔ کہ جسکی کوئی حد نہیں۔ درویش۔ مولوی۔ قصہ گو۔ واعظ اپنے بیانات کو سجانے کے لئے خدا سے نہ ڈر جھوٹ بول دیتے ہیں۔ اور اسی قسم کے اور بہت سے گناہ ہیں۔ جو ملک میں کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔ (الحکم)

ہٹلر بڑھتے بڑھتے ہندوستان تک پہنچیگا

لنڈن۔ ۲۷ راکتوبر۔ طہران (ایران) میں برطانیہ کے سابق سفیر مسٹر ہیرلڈ نکلسن نے ایک تقریر میں حکومت برطانیہ کو جرمنی کے ارادوں سے آگاہ کیا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر برطانیہ نے پہلے سے زیادہ طاقت نہ دکھائی۔ تو جرمنی جلدی ہی مشرق کا رُخ کرے گا۔ اور عراق اور ایران میں اپنے پاؤں پھیلا کر ہندوستان کی سرحد پر پہنچ جائے گا۔

ماسکو سے بھی لنڈن میں ایسا ہی انتباہ پہنچا تھا۔ ماسکو کے ایک اخبار نے نوآبادیوں کے لئے جرمنی کے مطالبہ کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ جرمنی کے ہوائی جہازوں کا برلن سے بغداد اور طہران اور کابل جانا۔ ٹرکی اور ایران میں اپنی تجارت پر بحث پھیلانے کے لئے جرمنی کی کوششیں اور جرمنی کے وزیر ہر فونک کا مشرق قریب میں جانا اس امر کا ثبوت ہیں۔ مشرق قریب اور ہندوستان کو رستہ کے لئے برطانیہ اور جرمنی میں کشمکش بڑھ رہی ہے۔ اسلام کے محافظ کے بھیس میں جرمنی مسلم ممالک میں برطانیہ کے خلاف مخالفانہ پراپیگنڈا کر رہا ہے۔

حکومت افغانستان اور حکومت ہند

دہلی ۲۷ راکتوبر۔ حکومت افغانستان کی وزارت خارجہ کی طرف سے ایک کمیونک جاری کیا گیا ہے جو اخبار "اصلاح" کابل میں شائع ہوا ہے۔ اس کمیونک سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حکومت افغانستان حکومت ہند کے ساتھ باہمی تعاون کرنے اور سرحدی قبائل کے مسائل کا کوئی تسلی بخش حل کرنے کی بے حد خواہشمند ہے۔ کمیونک میں درج ہے۔

"افغان گورنمنٹ سر آبری مٹکاف کی مشکور ہے۔ کہ وہ کابل آئے۔ اور افغانستان اور ہندوستان کے تعلقات کے متعلق گفت وشنید کی۔ حکومت کو یقین ہے۔ کہ مستقبل میں سرحدی قبائل امن و امان کی زندگی بسر کریں گے۔ اور موجودہ مشکلات کا حل کیا جائے گا۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے دونوں حکومتیں حتے الامکان تعاون کریں گی۔ جس سے کہ سرحدی قبائل کی حالت بہتر ہوگی۔

حکومت ہند کی طرف سے بھی سردار عبدالمجید وزیر تجارت کو مالی مسائل پر گفت وشنید کو ختم کرنے کے لئے عنقریب دہلی آنے کی دعوت دی گئی۔ جو کچھ عرصہ سے دونوں حکومتوں کے درمیان ہو رہی ہے۔ حکومت افغانستان کو امید ہے۔ کہ ہر دو حکومتیں اقتصادی مسائل کو خاطر خواہ طریق سے حل کر لیں گی۔ اور دونوں ممالک کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔

شیعہ لیڈر سید محمدؐ پروفیسر کی بریت

تئیس اکتوبر کو لاہور ہائی کورٹ نے عربک کالج دہلی کے پروفیسر اور مشہور شیعہ لیڈر مولوی سید محمدؐ صاحب کی اپیل کا فیصلہ صادر کرتے ہوئے انہیں بری کر دیا۔ ماتحت عدالت نے انہیں ایک نابالغ لڑکی پر مجرمانہ نیت سے حملہ کرنے کے جرم میں پانچ سال قید باشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی جیسا کہ مولوی سید محمدؐ کی سوشل پوزیشن کا تقاضا تھا۔ ان کی گرفتاری اور سزایابی پر صوبہ دہلی کے شیعہ اور سُنّی حلقوں میں حیرت اور استعجاب اور افسوس کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور مولوی صاحب کے موافق و مخالف حلقوں نے اس واقعہ کو اپنے اپنے رنگ میں استعمال کیا۔ یہ امر کہ آیا مولوی سید محمدؐ صاحب درحقیقت اس الزام سے بری ہیں۔ جو ان پر لگایا گیا۔ اس کا حقیقی علم تو اللہ تعالےٰ کی ذات کو ہے۔ لیکن صوبے کی سب سے بڑی عدالت نے مولوی صاحب کو اس جرم سے بری ثابت کیا۔ تو قانون کی رو سے وہ اس جرم سے بالکل پاک ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم انہیں اس الزام سے بری خیال کریں۔ ہم مولوی صاحب کو ان کی بریت پر مبارک باد کہتے ہیں۔

راجہ جنگ کے مسلمانوں کی فتح

یہ خبر نہایت خوشی کے ساتھ سُنی جائیگی کہ راجہ جنگ کی متنازعہ جگہ کے لئے وہاں کے مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان جو مقدمہ عرصہ دراز سے چل رہا تھا۔ اور جس کے متعلق ایک اپیل ہائی کورٹ میں زیر سماعت تھی۔ اس کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہو گیا ہے مسلمانوں کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمدؐ صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور اور ملک محمد اسلم صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے نہایت قابلیت سے بحث کر کے مسلمانوں کے نقطۂ نظر کے جائز ہونے کو ثابت کیا۔ اور خدا نے فیصلہ مسلمانوں کے حق میں دیا۔ ہم اس فیصلہ پر راجہ جنگ کے مسلمانوں کو مبارک باد دیتے ہیں۔ نیز شیخ بشیر احمدؐ صاحب اور ملک محمد اسلم صاحب جو مسلمانوں کے لئے ایک بڑی فتحمندی کا موجب ہوئے۔ کی خدمت میں بھی ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔

علم ٹیلیویژن کی ترقی

ٹیلیویژن وائرلیس یا بے تار سے خبر رسانی کے علم کی ایک شاخ ہے۔ بے تار کے آلہ سے صرف خبریں ہی ہوا کے اندر سے بھیجی جاتی ہیں۔ لیکن ٹیلیویژن میں بات کرنے والے کی شکل بھی آواز کے ساتھ جاتی ہے۔ مثلاً ٹیلیویژن کے آلہ پر کھڑے ہو کر اگر دو انسان جو ایک امریکہ میں ہے۔ اور دوسرا ہندوستان میں ہے۔ تو باہم اسی طرح سے باتیں کر سکتے ہیں۔ گویا پاس پاس ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہوئے باتیں کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں۔

چنانچہ گذشتہ ایام میں لنڈن میں جو نمائش ریڈیو سازی کی ہوئی۔ اس میں ٹیلی ویژن کے آلات کو خاص طور پر اہمیت دی گئی تھی۔ کم از کم پندرہ ٹیلی ویژن کے ریڈیو آلات بنانے والی کمپنیوں نے جدا جدا مقامات پر یہ آلات نصب کئے تھے۔ اور پبلک کو آکر ٹیلی ویژن سے بات کرنے اور تجربہ کرنے کا موقعہ اور سہولیت دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ اس موقعہ پر ماہرین فن و سوداگران کی ایک انجمن بھی وہاں منعقد

طبّی کالم

انڈوں کا استعمال

کچے انڈے آج کل غذا میں بڑے مقبول النظر ہیں۔ انڈا نہایت مقوی۔ قلیل المقدار لیکن کثیر التاثیر غذا ہے۔ تپ دق۔ قلت خون۔ اور دیگر کمزور کرنے والی بیماریوں میں آٹھ یا بارہ انڈے بشرطیکہ ہضم ہوں۔ روز دیئے جاتے ہیں۔ ان حالتوں میں انڈوں کو دودھ۔ نمک مچھلی کا تیل اور یخنی کے ہمراہ دے سکتے ہیں۔ انڈے کی ایسی سفیدی جو چمچے کے ذریعے خوب ہلائی گئی ہو۔ چائے۔ قہوہ۔ ملائی اور شربت کے ہمراہ پلا سکتے ہیں۔

کچا انڈا جس قدر زود ہضم ہوتا ہے۔ اس قدر پکایا ہوا انڈا دیر ہضم ہوتا ہے۔ کچے انڈے کی زود ہضمی کا یہ حال ہے۔ کہ ایک یا ڈیڑھ گھنٹے میں ہضم ہو جاتا ہے۔ لیکن پختہ انڈا تین چار گھنٹوں تک بھی مشکل سے ہضم ہوتا ہے۔ مگر کچے انڈوں میں بڑا نقص یہ ہے۔ کہ ان کا ذائقہ کچھ نہیں ہوتا۔ اس واسطے نیم پختہ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ انڈوں کو اس طرح نیم پختہ کرتے ہیں۔ کہ دو ڈھائی سیر پانی کو گرم کرو۔ جس وقت ابال آجائے۔ اتار لو۔ جب ابلنا بند ہو جائے۔ تو پانی کو دو انڈوں کے اوپر ایک برتن میں ڈال دو۔ دس بارہ منٹوں کے بعد انڈے نکال لو۔ نیم پختہ ہوں گے۔ یا بہت عمدہ طریقہ یہ ہے۔ کہ ایک چائے کا پیالہ ابلتے ہوئے پانی میں ڈال دو۔ جب پیالہ خوب گرم ہو جائے۔ پانی سے باہر نکال لو۔ انڈا توڑ کر اس پیالے میں ڈال دو۔ پیالے کو کپڑے سے لپیٹ لو۔ انڈا نیم پختہ ہو جائے گا۔

انڈے کا چھلکا مسام دار ہوتا ہے۔ یعنی اس کے بیچ میں سے ہوا کی آمد و رفت ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انڈا تھوڑی دیر بعد خراب ہو جاتا ہے۔ اگر ایسی ترکیب کی جائے۔ کہ ہوا اندر نہ جا سکے تو انڈا بڑی دیر تک تازہ رہ سکتا ہے۔ جب انڈا نکلتا ہے۔ تو اس کے اوپر ایک لیسدار نہایت باریک غلاف ہوتا ہے۔ جس میں سے ہوا کی آمد و رفت نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہاتھ لگانے دھونے وغیرہ سے یہ غلاف اتر جاتا ہے۔ انڈے کے اوپر وارنش۔ پرافین۔ قلعی کا ورق۔ مکھن۔ گلیسرین۔ وسیلین۔ چربی۔ تیل۔ گوند۔ موم میں سے کوئی ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوتِ مقابلہ

نِعْمَ الرَّقِیْم
(پسندیدہ تحریر)
فِی

جواب دعوۃ ابراھیم

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی دعوتِ مناظرہ کے جواب میں

(از مولوی ابو البرکات غلام رسول صاحب آف راجیکی)

اَلْقَصِیْدَۃُ الْعَرَبِیَّۃ

مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اپنی تقریر میں جو اپنے محلہ امامی یعقوب (سیالکوٹ) میں کی۔ اس میں بلند آواز کے ساتھ حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ مرزا صاحب اور مرزائی قرآن کی عبارت تک پڑھنا نہیں جانتے۔ اور پھر میرا نام لیکر مناظرہ کا چیلنج دیا۔ کہ اگر اسیں ہمت ہے۔ تو میرے ساتھ مناظرہ کرے۔ یہ عربی قصیدہ ان کے اس قول اور اس دعوت مناظرہ کا جواب ہے۔ امید ہے۔ کہ مولوی صاحب اس قصیدہ کے جواب میں بصورت قصیدہ اپنی عربی دانی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے پبلک پر یہ واضح کر دیں گے۔ کہ ان کا قول برعکس نہند نام زنگی کافور کا مصداق نہیں۔ بلکہ ایک حقیقت ہے۔ اور اگر میرے اس قصیدہ کے جواب میں مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا قلم ٹوٹ جائے۔ اور ان کی دوات پھوٹ جائے۔ اور ان کا کاغذ پھٹ جائے۔ یعنی ہر طرح سے عربی قصیدہ جواب میں لکھنے سے عاجز ثابت ہوں۔ تو ہم اور تو کچھ نہیں کہتے۔ صرف اتنا بہ ادب عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ آئندہ احمدی افراد کے متعلق اور نیز ہمارے سید و مولیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق غلط بیانی کرنے اور لاف زنی ...سے پرہیز کیا کریں۔ کہ انسانی شرافت اور وقار اسی میں ہے۔ خاکسار غلام رسول راجیکی احمدی نزیل سیالکوٹ ۸ ستمبر ۱۹۳۸ء۔ المشتھر سکرٹری احمدیہ ینگ فوک ایسوسی ایشن سیالکوٹ۔

قصیدہ کا ترجمہ اکثر جگہ سلاست عبارت اور محاورات زبان کا لحاظ رکھتے ہوئے بطور حاصل بالمعنی کیا گیا ہے۔ اور قصیدہ کا مطلب سمجھنے کیلئے مقابل کے صفحہ پر وہی نمبر ترجمہ کا پڑھ لینا چاہیئے۔ جو نمبر شعر کا ہے۔

(۱) ایا من دعا مثلی وبعد تعرّفی — الی البحث دعوۃ مجتئلٍ مُزدّرِف
(۲) لتعلم انی فی میادین بحثکم — حضرت مرارًا عند وقت التزلّف
(۳) ففزنا بنصر اللہِ فی کل موطن — علونا عدو الحق فرّ کمسدف
(۴) فتعرف قوۃ صدقنا وصدادنا — ایخفی علیک مفازنا غیر مختفی
(۵) جذبنا قلوبا فی المباحث بعدما — تجلت حقیقۃ امرنا بالتشرف
(۶) اتنسی جلالۃ ما بدا من مسیحنا — لابطال ما قمتم لہٗ بالتعسّف
(۷) رأی الناس انوار الصدوق بجلوۃ — فاُعناقہم خضعت لصدق معرّف
(۸) الم تر ان اللہ ایّد حزبہ — ولیومًا فیومًا زادھم بالتاُلف
(۹) وبارک فیہم من عجائب برکۃ — بنصرٍ عزیزٍ صانہم من مخوّف
(۱۰) وقد اشرقت ارض بانوار ربہا — وانّی لو طواطٍ یراھا کمشرف
(۱۱) وان ظہور الاحمدیۃ اٰیۃ — وتعرفہا عین تراھا کمنصف
(۱۲) وان نداء الحق یعلو ویلمعن — ویجذب قلب البارّ کالمتصرف
(۱۳) وانا لننصر رسلنا قول ربنا — وذٰلک وعد اللہ فی کلّ مصحف

ترجمہ

(۱) اے وہ شخص جس نے میرے جیسے کو اور میری شناسائی کے بعد۔ بحث کی طرف دعوت دی۔ یہ دعوت اس شخص کی طرح ہے جس کا مقصد دعوت سے شرانگیزی اور غلط بیانی کے سوا اور کچھ نہیں۔
(۲) اور تجھے معلوم ہے۔ کہ میں آپ لوگوں کی بحث کے میدانوں میں کئی بار حاضر ہونے کے وقت حاضر ہوتا رہا۔
(۳) خدا تعالےٰ کی نصرت سے ہم ہر میدان میں فائز المرام ہوئے۔ اور دشمن حق جسکی دونوں آنکھیں تاریک تھیں۔ اس کے فرار پر ہم نے اس پر غلبہ حاصل کیا۔
(۴) پس تو ہماری قوت صدق و سداد کو خوب پہچانتا ہے۔ کیا ہماری کامیابی تجھ پر مخفی نہیں۔ بلکہ ظاہر ہے۔ وہ تجھ سے پوشیدہ ہی
(۵) مختلف مقامات بحث میں ہم نے کئی دلوں کو اپنی طرف کھینچا۔ بعد اس کے کہ ہمارے امر کی حقیقت کامیابی کے شرف اور فضیلت کے باعث جلوہ نما ہو گئی۔
(۶) کیا آپ اس حق و صداقت کی بزرگی کو بھول رہے ہیں۔ جو ہمارے مسیح پاک سے ظہور میں آئی۔ اس باطل کو کچلنے کے لئے جسکی حمایت میں تم لوگ محض ظلم کی راہ سے کھڑے ہوگئے۔
(۷) لوگوں نے ہمارے صادق مسیح کے نوروں کا جلوہ دیکھا۔ اس کے بعد ان کی گردنیں اس سچائی کے آگے جو انہیں شناخت کرائی گئی جھک گئیں۔
(۸) کیا آپ نے نہیں دیکھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے گروہ کی تائید کی۔ اور روز بروز انہیں باہمی ملاپ اور حسن نظام کے ساتھ زیادت بخشی۔ (۹) اور ان میں برکت ڈال ہر طرح کی عجیب برکت ان میں پیدا کر دی۔ اور ان کی حفاظت ہر ایک طرح کی خوفناک چیز سے اپنی زبردست نصرت کے ساتھ فرمائی۔
(۱۰) مسیح محمدی کے نشانوں کے باعث زمین اپنے رب کے نوروں کے ساتھ ہر طرف سے چمک اٹھی۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۴) وقال وعيدا فيه خاب من افترىٰ — أذلك معيار الهدى غير مكتفی

(۱۵) ايا من يصول على الصدوق مكذبا — بعين التّقى البصر ودَعْ كل طائف

(۱۶) تفكر فان الصدق بعد تفكرّ — لتعرف بالتقوى على نهج عارف

(۱۷) وان غراس الاحمدية قد نما — وشاهدت دوحتها باثمار متحف

(۱۸) فليس نصيبك ان ترى الزور غالباً — ولاان تبيد الحق ظلما كمعسف

(۱۹) سلكت معاسيف الفلاة تعاميا — وتفخر بالتزوير كالمتصلف

(۲۰) وما عندكم شیءٌ من العلم والهدیٰ — وما من ادلة ما ادعيتم كمسرف

(۲۱) نعم سبّكم بالفحش يغلب غيركم — ورمى الحجارة من حجارة طائف

(۲۲) مكاء وتصدية بضجّة هزئكم — فذالك من اخلاق قوم مخصّف

(۲۳) ايخفى عليكم ما فعلتم بأحمدا — اذا جاء بلدتكم كضيفٍ مضيّف

(۲۴) رميتم حجارا بالسباب وشيمةً — كأنّ رسول الله حلّ بطائف

(۲۵) كذٰلك لما جآء ابن مسيحنا — أُكرام ضيف عندكم بالتعسف

(۲۶) واٰثار ظلم تمحونّ وذكرهٗ — ليبقىٰ اِلىٰ بذلة معسف

(۲۷) وللمرءِ من حسن الخصال أناته — وصبر وحلم نجدهٗ بالتلطف

(۲۸) وانا امرنا بلصطبار نفوسنا — كأنّا خلقنا للتصبر فاصطف

(۲۹) فللخلق احمال علينا لصبرنا — وذكر رضى المولىٰ لنا من مخفف

(۳۰) رأينا مسيح الخلق ناب محمدًا — بشارة فيض منه للمتلهف

(۳۱) له الدّور دور الانبياء جميعهم — له النّور نور الرّسل للمتشرّف

(۳۲) فانا ورثنا السابقين هدايةً — ونورًا وعرفانًا لعين المعارف

(۳۳) رزقنا بمجد الحقّ علمًا وحكمةً — وجدنا متاعًا من تليد ومطرف

(۳۴) وموطیٔ اقدام لنا فوق شاهق — وحربُ العدوّ لنا لرغم المراعف

(۳۵) ونحن سيوف الله فی حرب خصمنا — لافناء دجل المبطلين بمتلف

(۳۶) ومن كان ذا علم وفهم وفطنة — ليعرف عند النظر قول المحرّف

چمگادڑ کے لئے یہ کہاں ممکن ہے۔ کہ وہ ان نوروں کو دیکھ سکے۔ جس طرح کہ ایک شخص بلندی پر چڑھ کر صفائی کے ساتھ کسی چیز کو دیکھتا ہے۔ (۱۱) اور احمدیت کا غلبہ کے ساتھ ظہور فرما ہونا اسکی صداقت کا بہت بڑا نشان ہے۔ اور اسے وہی آنکھ شناخت کر سکتی ہے۔ جو انصاف کے ساتھ اسے دیکھنے کی کوشش کرے (۱۲) اور حق کی آواز بلند ہوتی جاتی ہے۔ اور چمک دکھا رہی ہے۔ اور ہر ایک نیک دل والے کو اپنے خاص تعرف سے اپنی طرف کھینچتی ہے۔ (۱۳) اور ہم یقیناً اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں۔ یہ ہمارے رب کا قول ہے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ جو ہر ایک آسمانی صحیفہ میں پایا جاتا ہے (۱۴) اور اسمیں بطور وعید کے فرمایا۔ کہ مفتری ناکام اور نامراد رہے گا۔ کیا سچے اور جھوٹے مدعی پر کھنے کے لئے یہ بیان کردہ ہدایت کا معیار کافی نہیں (۱۵) اے وہ شخص جو صادق پر تکذیب کی راہ سے حملہ کرتا ہے۔ تقویٰ کی آنکھ سے دیکھ۔ اور ہر طرح کے شیطانی وساوس کو ترک کر دے۔ (۱۶) فکر سے اچھی طرح سوچ بچار کر کہ اس طرح کے سوچنے سے تو سچائی کو تقوےٰ کے باعث ضرور شناخت کرے گا۔ اسی طریق پر جو ایک عارف کا طریق ہے۔ (۱۷) اور بالتحقیق احمدیت کا پودا بڑھا ہے۔ اور خوب بڑھا ہے۔ اور تو نے اسکے درخت کو جو اب بہت ہی بڑا درخت ہے۔ اس کے قابل تحفہ پھلوں کے ساتھ مشاہدہ بھی کر لیا ہے۔

(۱۸) پس تیرے نصیب میں یہ بات نہ ہو سکے گی۔ کہ تو حق کے مقابل جھوٹ اور فریب کو غلبہ کے ساتھ دیکھے۔ اور نہ ہی یہ کہ تو ایک شدید ظالم کی طرح ظلم کی راہ سے حق کی بیخ کنی سے اسے برباد کر سکے۔

(۱۹) تو نے عمداً اندھا بننے سے ایسے جنگل کی راہ لی ہے جسمیں راستوں کا کچھ بھی پتہ نہیں چلتا۔ اور پھر اس پر طرفہ یہ کہ آپ ایک لاف زن کی طرح مزورانہ فخر بھی کرتے جاتے ہیں۔ گویا آپ سیدھی راہ پر ہیں۔

(۲۰) وہ علم و ہدایت کہ جس سے مرسلوں کی صداقت پرکھی جاتی ہے۔ اس سے تمہارے پاس کچھ نہیں اور نہ ہی حیات مسیح وغیرہ باتیں جن کے تم لوگ مدعی بنے بیٹھے ہو۔ ان کے دلائل سے کچھ ہے۔

(۲۱) ہاں فحش باتوں کے ساتھ تمہارا گالی دینا یہ بات دوسروں پر غالب آتی ہے۔ نیز پتھر پھینکنا جو طائف کے پتھروں سے ہیں۔ جنہیں طائف والوں نے آنحضرت صلعم پر پھینکا۔ (۲۲) پھر شور و غل کے ساتھ تالیاں اور سیٹیاں بجانا جو محض تمہاری بیہودگی کا نتیجہ ہے۔ پس ایسے اخلاق اسی قوم کے ہو سکتے ہیں۔ جو بداخلاقیوں میں مبتلا ہو۔ (۲۳) کیا تم پر پوشیدہ ہے۔ جو کچھ کہ تم نے حضرت احمد قادیانی کے ساتھ سلوک کیا۔ جبکہ آپ تمہارے شہر میں مہمان کی حیثیت میں آئے اور مہمان کے طور پر اتارے گئے (۲۴) تم نے بوجہ عداوت گالیاں دیتے ہوئے آپ پر پتھر چلائے۔ اس واقعہ کے لحاظ سے یوں کہنا چاہیئے۔ کہ گویا رسول اللہ صلعم طائف میں نزول فرما ہوئے۔ (۲۵) اسی طرح کا سلوک تم لوگوں نے ابن مسیح سے بھی کیا۔ کیا آپ لوگوں کے نزدیک کسی مہمان کی عزت اسی طرح پر ہوتی ہے۔ کہ اس سے ظالمانہ سلوک کیا جائے۔

(۲۶) اور ظلم کے نشانوں کو تو مٹا دیا جائیگا۔ اور اس ظلم کا ذکر ایک لمبے زمانہ تک باقی رہے گا۔ ہاں ظالم کی ذلت کے ساتھ رہے گا۔ (۲۷) اور آدمی کی اچھی خصلتوں سے اس کا وقار ہے۔ ایسا ہی صبر اور تحمل اور لوگوں سے لطف اور مہربانی سے پیش آنا۔ (۲۸) اور ہم تو مامور ہو چکے ہیں۔ کہ خواہ کیسی بات بھی پیش آئے۔ ضبط نفسی سے کام لیں۔ گویا کہ ہم اس ضبط نفسی اور صبر کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور مخاطب سے بھی ہم یہی کہتے ہیں۔ کہ تو بھی یہی اختیار کر۔ (۲۹) ہمارے صبر کے باعث مخلوق کے کئی طرح کے بوجھ ہم پر لدے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے پیارے مولیٰ کی رضا کی یاد ان سب بوجھوں کو ہلکا کرتی رہتی ہے۔

(۳۰) ہم نے اس مبارک وجود کو دیکھا۔ جو مسیح خلق اور نائب محمدؐ ہو کر آیا۔ اور جس کے فیض کی بشارت ہر ایک غمزدہ اور اندوہگیں کے لئے پائی جاتی ہے۔

(۳۱) آپ کا دور تمام نبیوں کا دور ہے۔ اور آپ کا نور سب رسولوں کا نور ہے۔ اس کے لئے جو شرف حاصل کرنے والا ہے۔

(۳۲) اور ہم سب پہلے ہدایت یافتہ لوگوں کی ہدایت اور نور اور معرفت کی وراثت پانے والے ہیں محض حضرت مسیح موعود کی طفیل جو ہر طرح کے معارف کے چشمہ ہیں۔

(۳۳) ہمیں محض حق کی بزرگی کی خاطر علم اور حکمت عطا کیا گیا ہے۔ ہم نے وہ متاع بھی پایا ہے۔ جو آج سے پہلے نبیوں کے فیوض سے ظاہر ہو۔ اور وہ بھی جو آج جری اللہ فی حلل الانبیاء کے توسط سے موجودہ زمانہ میں نئے فیوض کی صورت میں ظہور میں آیا۔ (۳۴) اور ہمارے قدم ایسی جگہ پر ہیں۔ جو بلند سے بلند پہاڑ کی چوٹی سے بھی اوپر ہے۔ اور ہمارے دشمنوں کی جنگ جو ہم سے جاری ہے۔ وہ ان کی کامیابی کے لئے نہیں۔ بلکہ وہ اس لئے ہے۔ کہ تا ان کی ناک ذلت کی خاک آلودگی سے دوسروں کے لئے عبرت کا نمونہ پیش کرے (۳۵) اور دشمنوں کی لڑائی میں ہم باطل پرستوں کے دجل کو اس کے تلف کر دینے کے مقام پر فنا کرنے کیلئے خدا کی تلواریں ہیں۔ (۳۶) اور جو شخص علم و فہم اور دانش والا ہے۔ وہ اقوال مختلفہ میں سے تحریف کرنیوالے کی بات کو ضرور پہچان جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳۷) وقالوا نعم اِذْ قیل مات محمدٌ ۔۔۔ لموت المسیح تغیّظوا بالتزهّف

(۳۸) اخاطب ابراهیم فی الوقت ناصحا ۔۔۔ علیك بنظر الحق كالمتعرف

(۳۹) صرفت المساعی فی حیات ابن مریم ۔۔۔ ومن مات حقًّا كیف یحیی لمرجف

(۴۰) لا كلفت اطرآءً بعیسیٰ مؤیّدًا ۔۔۔ لشرك النصاریٰ جعلت كاسقف

(۴۱) غلوّ و اطرآء لعیسیٰ التنصّر ۔۔۔ البعد التسلّم قد ضللت كمسوف

(۴۲) ویا عجبا من بغض مثلك للّذی ۔۔۔ اتانا مسیحا مرسلا كالخلائف

(۴۳) فكیف صدودك عن مسیح محمّد ۔۔۔ وهٰذا التهود للشقی المحارف

(۴۴) وان حیات المصطفیٰ بافاضةٍ ۔۔۔ الیٰ اٰخر الدنیا بغیر التخلّف

(۴۵) فانی لعیسیٰ مثل فیض محمّدٍ ۔۔۔ فیا عجبا من شر عكس مطفّف

(۴۶) فمن هو حیٌّ ثمّ محیٍ لسرمدٍ ۔۔۔ یقولون ذالك میّتٌ بالمخارف

(۴۷) ومن مات حقا ثم ماتت فیوضه ۔۔۔ یقولون ذا حیٌّ الیٰ الآن فاقتف

(۴۸) وان لابراهیم شغلاً یشغفه ۔۔۔ لعیش ابن مریم دائمًا بزخارف

(۴۹) فیا من له حرص شدید بسعیه ۔۔۔ لفی الاصرمین لعیش عیسیٰ كخالف

(۵۰) الٰه النصاریٰ لا ترید مماتهٗ ۔۔۔ وتذكر موت المصطفیٰ كالمعنف

(۵۱) اتبغضنا للموت موت ابن مریم ۔۔۔ واثبات عیش المصطفیٰ بالتخالف

(۵۲) وقد جاء فی التنزیل ذكر مماته ۔۔۔ اتترك قول الحق خوفًا لمزعف

(۵۳) ولیس لقلب مومنٍ خوف باطل ۔۔۔ ولا شیءٌ من زور له من مخوف

(۵۴) ومن عنده كاس الفناء بقائه ۔۔۔ وموتٌ لهٗ عین الحیوٰة كمتحف

(۵۵) وسالك سبل الحق یستقری الهدیٰ ۔۔۔ ووصل حبیب منزل المتصوف

(۵۶) لنا فی السیوف تلذذ و بروقها ۔۔۔ وشرط الحداد لنا كناطف ناطفی

(۵۷) وانا لخلق الله كالغیث رحمةً ۔۔۔ وانت تعادینا ففكر كمنصف

(۵۸) وانت سمّی خلیل ربّ مهیمنٍ ۔۔۔ فترجٰی لبرٍّ فیه كالمتشرف

(۳۷) ہمارے مخالف علماء جب انہیں کہا جائے۔ کہ محمد صلعم فوت ہو گئے۔ تو جھٹ کہدیتے ہیں۔ کہ ہاں ٹھیک ہے۔ اور جب مسیح کی موت کا ذکر آئے۔ تو غضبناک ہو کر منہ پھیر لیتے ہیں۔

(۳۸) اس وقت میں بطور خیر اندیشی مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے خطاب کرتا ہوں۔ کہ آپ طلب حق کے ساتھ نظر حق کا التزام رکھنے والے ہوں۔

(۳۹) آپ نے حضرت مسیح ابن مریم کی حیات کے ثبوت کے لئے جو بھی آپ کوششیں کر سکتے تھے صرف کر ڈالیں۔ اور جو شخص واقعی طور پر مر چکا ہو۔ وہ بھلا کسی کی غلط خبروں کے اڑانے سے کیسے زندہ ہو سکتا ہے۔ (۴۰) آپ عیسےٰ ؑ کی غالیانہ محبت سے ان کے حق میں غلو کے بہت ہی بڑے حریص پائے جاتے ہیں۔ اور ایسے غلو سے تو عیسائیوں کے شرک کی تائید کر رہے ہیں۔ کیا آپ کو عیسائیوں کی طرف سے کہیں بڑا پادری تو نہیں بنا دیا گیا۔ (۴۱) حضرت عیسیٰ ؑ کی نسبت غلو اختیار کرنا تو عیسائی بننا ہے۔ کیا آپ نے مسلمان ہونے کے بعد عیسائی بننے سے گمراہی کو اختیار کر لیا ہے۔

(۴۲) اور تعجب ہے۔ کہ آپ جیسا شخص اس بزرگ سے بغض رکھنے والا ہو۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح کر کے بھیجا گیا۔ اور آنحضرت کے بعد آپ کے خلفاء کی حیثیت میں مبعوث کیا گیا۔

(۴۳) پس آپ کا مسیح محمدیؐ سے منہ پھیرنا کس طرح مناسب ہے۔ اور یہ یہودی خصلت اختیار کرنا تو اس شخص کے لئے ہو سکتا ہے۔ جو شقی اور بدقسمت ہو۔

(۴۴) اور حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی حیات اپنے افاضہ کے ساتھ بغیر تخلف کے دنیا کے آخر تک ہے (۴۵) پس عیسےٰ کے لئے فیض محمد صلعم کے فیض کی طرح کہاں ہو سکتا ہے۔ پس ایسی شر جو بنئے کی لین دین کے متخالف پیمانوں کے بھی برعکس ہے۔ عجیب ہے۔ یعنی بنیا تو بڑے پیمانے سے لیتا ہے۔ اور چھوٹے سے دیتا ہے۔ لیکن یہاں برعکس معاملہ ہے۔ کہ امت محمدیہ کے علماء آنحضرت صلعم کو جو اپنے نبی ہیں۔ ان کی شان کے لئے چھوٹا پیمانہ رکھتے ہیں۔ اور عیسیٰ جو غیر قوم کے نبی ہیں۔ ان کے لئے بڑا پیمانہ بنا رکھا ہے (۴۶) پس وہ جو زندہ ہے۔ پھر دوام کے لئے روحانی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ اسکی نسبت فساد عقل کی وجہ سے کہتے ہیں۔ کہ وہ تو مر چکا ہے۔ (۴۷) اور جو واقعی مر چکا ہے۔ اور اس کے فیوض بھی جو امت کی زندگی کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ وہ بھی مر چکے ہیں۔ تو اسکی نسبت یہ غیر احمدی علماء کہتے ہیں۔ کہ وہ اب تک زندہ ہے۔ بلکہ اپنے مخاطب سے بھی کہتے ہیں۔ کہ تو اسی بات کی پیروی کر۔ (۴۸) اور مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے لئے بہت بڑا محبوب شغل بعض اباطیل کے ذریعے حضرت ابن مریم کی دائمی حیات کا ثابت کرنا ہے (۴۹) پس اے وہ شخص جو رات دن عیسیٰ کی زندگی کے لئے محض نادانی سے حرص شدید کے ساتھ کوشش میں لگا ہوا ہے۔ (۵۰) مسیح جسے نصاریٰ نے الٰہ بنایا ہوا ہے آپ نہیں چاہتے۔ کہ وہ مرے۔ اور بڑی شدت کے ساتھ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی موت کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ (۵۱) کیا آپ ہم سے ابن مریم کی موت کی وجہ سے کہ وہ مر گئے۔ بغض رکھتے ہیں۔ اور نیز اس لئے کہ ہم حضرت محمدؐ مصطفےٰ کی حیات ثابت کرتے ہیں۔ گویا آپ کا بغض ہم سے ان دو متخالف باتوں کے لئے ہے (۵۲) اور ہم نے موت مسیح کا مسئلہ اپنی طرف سے نہیں بنایا۔ بلکہ اسکی موت کا ذکر تو خود قرآن کریم میں مذکور ہے۔ کیا آپ کسی ہلاک کرنے والے کے خوف سے حق بات کو ترک کر رہے ہیں۔ (۵۳) اور وہ دل جس میں ایمان بھرا ہے۔ اسے کسی باطل کا خوف نہیں ہو سکتا۔ اور جھوٹ سے کوئی بھی چیز ایسی نہیں۔ کہ قلب مومن کے لئے باعث خوف ہو سکے۔ (۵۴) اور جس شخص کے نزدیک جام فنا اس کے لئے بقا ہے۔ اور موت اس کے لئے عین حیات ہے۔ تو وہ اسے اپنے لئے تحفہ سمجھے گا (۵۵) اور حق کی راہوں کا سالک تو اسی ہدایت کا متلاشی رہتا ہے۔ اور اصل بات یہ ہے۔ کہ تصوف والوں کی منزل مقصود کسی حبیب کے وصل کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔ (۵۶) ہمارے لئے ان تلواروں میں بمع انکی چمکار کے جو ہمارے دشمنوں کی طرف سے ہم پر حملہ کے لئے چلائی جائیں۔ ایک لذت ہے۔ اور تلواروں سے ہماری گردنوں کا حق کی راہ میں کاٹا جانا مٹھائی والے کی مٹھائی کی طرح لذیذ ہے۔

(۵۷) اور بالتحقیق ہم احمدی جماعت کے لوگ خلق خدا کے لئے باران رحمت کی طرح ہیں۔ اور آپ ہم سے عداوت کر رہے ہیں۔ پس آپ انصاف سے سوچ لیں۔ کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔

(۵۸) اور آپ تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ہمنام ہیں۔ پس آپ سے ایک صاحب شرف کی طرح بطور اسوۂ حسنہ ایسی نیکی کی امید ہونی چاہیئے۔ جو آپ کے ہمنام حضرت خلیل میں پائی جاتی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵۹) اخیرلتلك ما اریت نموذجا ۔ وذممتنا کالمزدری بتصلف

(۵۹) کیا آپ جیسے انسان کے لئے وہ نمونہ جو آپ نے ظاہر فرمایا ہے۔ اچھا ہے۔ اور آپ نے لاف زنی کے ساتھ تحقیر کرنے والے کی طرح ہماری مذمت کی۔

(۶۰) وخاطبت جمعاًفی الخطابة خادعا ۔ ونددت تجهیلاً لنا بالتصحف

(۶۰) اور اپنی تقریر میں محض دھوکا دینے کی غرض سے لوگوں کو مخاطب کیا۔ اور ہماری نسبت غلط قرآن پڑھنے کی جہالت کو خوب شہرت دی۔

(۶۱) وفی المنتدی نادیتنا متحدیا ۔ وحقرتنا متعلّیا بالتطرف

(۶۱) اور مجلس وعظ میں بلاوجہ ہیں تحدی کے ساتھ پکارنے لگے۔ اور حد سے تجاوز کرنے کے ساتھ تعلّی دکھاتے ہوئے ہماری تحقیر کی۔

(۶۲) فلبیت دعوتك التی تبتغی بها ۔ صراعاً لصرعك رمت کالمتسف

(۶۲) پس آپ کو معلوم ہو۔ کہ ہم نے آپ کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ جس کے ذریعہ آپ اپنے حریف کو کشتی میں گرانے کی خواہش رکھتے ہیں۔

(۶۳) فان کنت شیئاً فات مضمار فائك ۔ لاثبات دعوی العلم فی لسن مصحف

(۶۳) پس اگر آپ کچھ چیز ہیں۔ تو آپ میدان مقابلہ میں اتریئے۔ تا اس میدان مقابلہ میں جہاں آنا کسی بہادر کا کام ہے۔ تا آپ اپنے علم کا دعویٰ جو قرآن کریم کی عربی دانی کے متعلق ہے۔ اسکا ثبوت پیش کر کے دکھائیں (۶۴) کتاب اللہ کی زبان یعنی عربی زبان بحث کے لئے بہت ہی مناسب ہے۔ پس ہم اسی میں بحث کریں گے۔ ہر اس شخص سے جو اسی زبان میں بحث کرنے کو پسند کرتا ہے۔

(۶۴) لسان کتاب اللّٰه للبحث اجدر ۔ ففیه نباحث کل من ذاك یصطفی

(۶۵) وادعوك ابراهیم خاصاً لدعوتی ۔ بماقد دعوت مناظراً بالتکلف

(۶۵) اور میں اپنی اس دعوت کے لئے مولوی محمد ابراہیم صاحب! آپ کو خصوصیت سے بلاتا ہوں۔ اسلئے کہ آپ نے بحیثیت مناظر تکلف کر کے مجھے خود دعوت دی۔

(۶۶) فانّی دعوت کما دعوت مخاطباً ۔ فذالك دَیْنٌ فادحٌ من مکلّف

(۶۶) میں نے دیسے ہی آپ کو دعوت دی ہے۔ جیسے کہ آپ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے دعوت دی۔ پس یہ بارگراں کی صورت کا قرضہ اس شخص کی طرف سے ادا ہوتا ہے۔ جسے آپ نے اس کے لئے مکلّف فرمایا۔

(۶۷) کتبت رسائل ثمّ اکتب بعدها ۔ حذاءك نشرة اختبار لموقف

(۶۷) کئی رسالے تو میں لکھ چکا ہوں۔ اب ان کے بعد آپکے مقابلہ میں موقع پر عربی زبان میں پرچہ لکھوں گا جس سے میری اور آپ کی عربی دانی کا امتحان ہو جائیگا۔ کہ کون عربی اچھی جانتا ہے۔

(۶۸) فحرّك یراعك دائماً تأهّب ۔ ومثلك حبر لوذعی فیقتفی

(۶۸) پس آپ اچھی طرح کی تیاری کے ساتھ لکھنے کے لئے اپنے قلم کو جنبش دیجئے۔ اور آپ جیسا عالم اور فصیح اللسان ہونے کا مدعی تو اس کام کو ضرور اختیار کرے گا۔

(۶۹) وانی نظمت قصیدتی هذه لمن ۔ دعانی الی بحث فقمت بمرهف

(۶۹) اور میں نے اپنے اس قصیدہ کو محض اس شخص کی خاطر نظم کیا ہے۔ جس نے مجھے بحث کی طرف دعوت دی پس میں اپنی اس تلوار کے ساتھ جو اپنے اس عربی قصیدہ کے لباس میں پوشیدہ ہے مقابلہ کیلئے کھڑا ہو گیا۔

(۷۰) فکسرت بالضرب الشدید خداعه ۔ بعضب الصداقة هازم الزور مردفی

(۷۰) پھر میں نے اپنے مخالف کی فریب کاری کے طلسم پر وہ ضرب شدید لگائی۔ کہ اسے پاش پاش کر دیا۔ صداقت کی اس تیز تلوار کیساتھ جو جھوٹ اور باطل کو شکست دینے کیلئے ہمیشہ ردیف کی طرح ساتھ رہتی ہے۔

(۷۱) ومن قام للتکذیب کبراً ونخوةً ۔ فندمغ هامته بهذا التشرف

(۷۱) اور جو شخص کبر اور نخوت سے تکذیب حق کے لئے کھڑا ہو۔ تو ایسے متکبر کی کھوپری کو اپنے اسی شرف کے ساتھ توڑیں گے۔ جو ہمیں قوت صدق کے ذریعہ عطا کیا گیا۔

(۷۲) وانّی لسرحوب تأسّد بالهوے ۔ یقابل ضرغاماً له صرع متلف

(۷۲) اور شغال جو محض ہوا و ہوس سے شیر ہونے کا مدعی بن بیٹھے۔ اس کے لئے کہاں ممکن ہے۔ کہ اصل شیر کے مقابلہ میں آسکے۔ جس کی گرفت تباہی انگن ہے۔

(۷۳) اخاطب ابراهیم هات قصیدة ۔ کنظمی فلاتهب وجوم التخلّف

(۷۳) میں مولوی محمد ابراہیم صاحب کو خطاب کرتا ہوا عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ میری اس نظم کی طرح قصیدہ لکھ کر پیش کریں۔ ورنہ یہ اپنے عجز مقال کی خاموشی سمجھ لیں۔ جو بصورت تخلف پائی گئی۔

(۷۴) وتعلم من یدعوا فیخلف وعده ۔ له من سواد الوجه خزیاً کمخلف

(۷۴) اور جو شخص خود دعوت دے۔ پھر وعدہ خلافی کرے۔ تو اس کے لئے رسوائی کے باعث وعدہ خلافی کرنے والے کی طرح روسیاہی ہی نصیب ہے۔

(۷۵) فاطلب منك نظیرها متحدّیا ۔ فلاتدبرن کشمت ومجوف

(۷۵) پس میں آپ سے اپنے قصیدہ کی تحدی کے ساتھ نظیر طلب کرتا ہوں۔ پس آپ کو چاہیئے۔ کہ فرار سے پیٹھ نہ دیں اس بزدل کی طرح جو اپنے ہی فعل سے شماتت اعدا کی صورت پیدا کر لیتا ہے۔

(۷۶) وان تاتنی بالنظم مثل قصیدتی ۔ فاکسر اقلامی لمثلك بالدّف

(۷۶) اور اگر آپ میرے اس قصیدہ کی مثل نظم بنا کر پیش کریں۔ تو میں آپکے قصیدہ پیش کرنے پر بصورت مساوات بھی اپنی قلموں کو باعلان دف توڑ دوں گا۔

(۷۷) ویاتی زمان یکشفن حقیقةً ۔ لمجد الصدوق وذلة المتصلف

(۷۷) اور وہ زمانہ آرہا ہے۔ کہ جو اس حقیقت کو واضح کر دیگا۔ جو صادق کے مجد اور لاف زن کی ذلت سے تعلق رکھتی ہے۔

(۷۸) فتعلم انك ساهف بتخیّب ۔ فتزهق نفسك حسرة بالتاسف

(۷۸) اور اس صورت میں کہ آپ سے قصیدہ کی نظیر نہ پیش ہو سکے۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ آپ ناکامی کی وجہ سے اس قتیل کی طرح ہیں جو بحالت نزع اضطراب میں ہوتا ہے۔ پس اس حالت میں آپ کی جان آپکے جسم سے حسرت اور افسوس کو اپنے ساتھ لے کر نکلے گی۔ (۷۹) ہم نے آپ کے قلم کو بطور حجت توڑ کر رکھ دیا ہے۔ پس اگر آپ کو کچھ قدرت ہے۔ تو قصیدہ لکھ کر دکھائیے۔ اور مقابلہ سے فرار نہ کیجئے۔

(۷۹) واناکسرنا مرقماً لك حجة ۔ فان کنت تقدر فاکتبن لاتغیّف

(۸۰) وان تعجزن عما طلبنا فعجزة ۔ لمثلك مما قمت کا لمتصلف

(۸۰) اور اگر آپ ہمارا مطالبہ پورا کرنے سے عاجز ہوں۔ تو آپ جیسے انسان کے لئے جو لاف مارتا ہوا مقابلہ کرنے کی غرض سے اٹھا۔ یہ عجز شرمناک عبرت ہے۔

(۸۱) وانی غلام للرسول محمد ۔ وخادم احمد حقّنی بالعوارف

(۸۱) اور غلام رسول اور محمد رسول اللہ صلعم کا غلام ہوں۔ اور حضرت احمد نبی اللہ قادیانی علیہ السلام کا خادم ہوں جنہوں نے مجھے انواع و اقسام کے عطایا سے ڈھانپ لیا۔ (۸۲) اور ہماری آخری پکار یہ ہے۔ کہ سب کی سب حمد جو سب انواع حمد پر محیط ہے اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو تمام انواع و اقسام کی مخلوقات کا رب ہے۔

(۸۲) واخر دعوانا ان الحمد کلّه ۔ لرب الخلائق کلّها کالمحفف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

نبوت مسیح موعودؑ

(۱)

(از مولوی عمرالدین صاحب شملوی)

آج میں کاغذات دیرینہ کو چھانٹ رہا تھا۔ کہ اتفاق سے مجھے مولوی عمرالدین صاحب شملوی کا وہ غیر مطبوعہ مضمون جو ۱۱۵ صفحہ پر بطور تحریری بحث کے مولوی صاحب موصوف نے اہل پیغام کے مباحثہ میں لکھ کر جناب محمد عمر صاحب وکیل ثالث فریقین کو دیا تھا۔ جس کا فیصلہ ثالث موصوف نے بحق مولوی عمرالدین صاحب شملوی کیا تھا۔ مل گیا۔ یہ مضمون مولوی عمرالدین صاحب نے مجھے خود عطا فرمایا تھا۔ کہ اسکو کسی موقعہ پر بذریعہ اخبار شائع کر دیا جائے۔ یہ "فیصلہ حکم" کے ساتھ بوجہ بہت لمبا ہونے کے نہیں چھپ سکا۔ اب خدا نے ایسا موقع دیدیا کہ مضمون اتفاق سے مل گیا۔ اسلئے میں اسکو بتمام وکمال اہل پیغام پر حجت تمام کرنے اور مولوی عمرالدین صاحب شملوی سے جو آج کل اہل پیغام کے نفس ناطقہ بنے ہوئے ہیں۔ اس کے خلاف پیغام میں یا جس طرح وہ چاہیں دلائل دیکر اپنے موجودہ عقائد کی معقول ومنقول سے تائید فرمانے کی امید پر باقساط فاروق میں شائع کرتا ہوں۔ (ایڈیٹر)

جناب وکیل صاحب۔ السلام علیکم

حسب الارشاد خاکسار نے مسئلہ نبوت کے متعلق ایک انڈیکس تیار کیا ہے۔ جو اس خط کے ساتھ ملاحظہ ہے۔ انڈیکس کے پہلے حصہ میں جو صفحہ ۵۲ تک ہے۔ صرف حوالجات ہی دیئے گئے ہیں۔ کہیں کہیں نوٹ بھی لکھے ہیں۔ مگر بہت کم۔ پھر صفحہ ۵۳ سے ۸۴ تک فضیلت مسیح موعود کی بحث ہے۔ جس میں بہت سے حوالے ہیں۔ اور یہ بحث نہایت ضروری ہے۔ بالآخر صفحہ ۸۵ سے صفحہ ۱۱۴ تک تمام اعتراضات کے جواب ہیں۔ جو قابل دید ہیں۔

انڈیکس ہذا کو دیر اسلئے ہوئی۔ کہ میں اس کے کاپی کرانے کا انتظام کرنا چاہتا تھا۔ اور کچھ حصہ کاپی بھی ہوا۔ مگر تمام کاپی کرنا کم سے کم دس پندرہ دن کا کام ہے۔ وہ بھی تب جبکہ سارا وقت اسی پر لگایا جاوے۔ مگر مجھے ایسا کوئی آدمی نہ مل سکا۔ آخرش اصل مسودہ ہی پیش خدمت ہے۔ چونکہ اس مضمون کو بمع فیصلہ جناب شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ اسلئے جناب اس کو احتیاط سے رکھیں۔ اور اس مضمون کو فریق مخالف کے ہاتھ نہ دیں۔ والسلام

عمرالدین احمدی۔ شملہ۔

دیباچہ

چونکہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کا مسئلہ ایک نہایت ہی مہتم بالشان مسئلہ ہے۔ جس کے فیصلہ ہونے پر تمام اندرونی اختلافات سلسلہ کا حل ہو جاتا ہے۔ ہاں یہ الگ امر ہے۔ کہ کوئی شخص بے حیائی سے اپنے ہٹ سے باز نہ آوے ورنہ یہ بالکل سچ ہے۔ کہ مسئلہ نبوت کے فیصلہ کے ساتھ تمام جھگڑے طے ہو جاتے ہیں۔ اسلئے میں توفیق الٰہی سے پہلے اس مسئلہ پر حتی المقدور فیصلہ کن بحث کروں گا۔ نبوت مسیح موعود کے دلائل تو کبھی ختم نہ ہوں گے۔ مگر میں کوشش کروں گا۔ کہ بڑے بڑے دلائل جمع کر دوں۔ اور حتی المقدور تمام اعتراضوں کے جواب بھی حضرت مسیح موعود کے کلام سے ہی دوں۔ سہولیت کے لئے میں نے مضمون کو تین حصوں پر تقسیم کیا ہے پہلے حصے میں صرف ختم نبوت کے معنے اور مسیح موعود کے نبی ہونے کے دلائل۔ دوسرے حصہ میں فضیلت مسیح موعود کے دلائل۔ اور تیسرے حصے میں بعض اعتراضوں کا جواب ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

نبوت مسیح موعود

ختم نبوت کے معنے

اول۔ ونؤمن بانہ خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ الا الذی ربی من فیضہ واظہرہ وعدہ۔ ترجمہ:۔ وایمان مے آریم کہ او خاتم الانبیاء است بعد او ہیچ پیغمبر نیست مگر آنکہ از فیض او پرورش یافتہ باشد و موافق وعدہ او ظاہر باشد۔ مواہب الرحمن صفحہ ۶۶

(نوٹ) اسلام میں صرف خاتم الخلفاء ہی نبی موعود ہے

(۱) "یہ فیصلہ بھی قرآن شریف نے ہی سورہ نور میں لفظ منکم کے ساتھ ہی کر دیا ہے۔ کہ اس دین کے تمام خلیفے اسی امت میں سے پیدا ہوں گے۔ اور وہ خلفاء سلسلہ موسوی کے مثیل ہوں گے۔ اور صرف ایک ان میں سے سلسلہ کے آخر میں موعود ہوگا۔ جو عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہوگا۔ باقی موعود نہیں ہونگے"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳۸)

(۲) "میں نے ایک موقع پر ایک اعتراض کا جواب بھی ان کو سمجھایا تھا۔ جس سے وہ بہت خوش ہوئے تھے۔ اور وہ یہ کہ جس حالت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں۔ اور آپ کے خلفاء مثیل انبیاء بنی اسرائیل ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ مسیح موعود کا نام احادیث میں نبی کر کے پکارا گیا ہے۔ مگر دوسرے تمام خلفاء کو یہ نام نہیں دیا گیا۔

سو میں نے ان کو یہ جواب دیا۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہ تھا۔ اسلئے اگر تمام × × × × × × الی × × × × × × × مشابہت ثابت ہو جاوے"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳)

(۳) "یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلا آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے۔ ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے۔ بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آ گئے"۔ (نزول المسیح حاشیہ صفحہ ۳۵)

دوم (معنے ختم نبوت) "عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے۔ وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور × × × × الی × × × × کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا۔ یعنی وہ میں ہی ہوں"۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

(نوٹ) صرف ایک بروز محمدی بجمیع کمالات محمدی موعود تھا جو مسیح موعود ہے

"اور یہ بروز خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وآخرین منہم لما یلحقو بہم × × × اس آیت میں ایک پیشگوئی مخفی ہے۔ اور وہ یہ کہ اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی۔ اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔ کسی میں یہ طاقت نہیں۔ جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے۔ اور چونکہ

وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں

اسلئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی۔ اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے۔ کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔ ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا"۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

ختم نبوت کے تیسرے معنے

"ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے۔ اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے۔ جو صاحب شریعت ہو۔ یا بلا واسطہ متابعت آنحضرت صلعم وحی پا سکتا ہو۔ × × × آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے۔ اور اب کمال نبوت اسی شخص کو ملے گا۔ جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا۔ × × × ماحاصل اس آیت کا یہ ہوا۔ کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو۔ اس طرح تو منقطع ہے۔ کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں۔ کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو"۔ (ریویو بر مباحثہ محمد حسین وچکڑالوی)

(نوٹ) مسیح موعود کی نبوت دراصل آنحضرت صلعم ہی کی نبوت ہے

"مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے۔ اور اسی بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا ہے۔ مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے۔ بلکہ محمد صلعم ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام"۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

ختم نبوت کے چوتھے معنے

(۱) ونعنی بختم النبوۃ ختم کمالاتہا علیٰ نبینا الذی ہو افضل رسل اللہ وانبیائہ ونعتقد بانہ لا نبی بعدہ الا الذی ہو من امتہ ومن اکمل اتباعہ الذی وجد الفیض کلہ من روحانیتہ واضاء بضیائہ فہنالک لا غیر ولا مقام الغیرۃ ولیست نبوۃ اخریٰ ولا محل للغیرۃ بل ہو احمد تجلی فی سجنجل اُخر (مواہب الرحمن صفحہ ۶۷)

ترجمہ:۔ واز لفظ ختم نبوت مراد ما ختم کمالات نبوت است بر رسول ما صلعم واد از ہمہ پیغمبراں افضل است۔ واعتقاد مے داریم کہ بعد او

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیچ پیغمبرے نیست مگر آنکہ از امت او باشد واز روحانیت او فیض یافتہ باشد پس در ہمچنیں نبوت وجود غیرے نیست و نہ مقام غیرت است و نہ نبوت دیگر است و نہ محل حیرت بلکہ او احمدؐ است کہ در آئینہ دیگر تجلی کردہ

(۲) ولا معنی لختم النبوۃ علی فرد من غیر ان تختم کمالات النبوۃ علیٰ ذالک الفرد ومن کمالات العظمیٰ کمال النبی فی الافاضۃ وھو لا یثبت من غیر نموذج یوجد فی الامۃ۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی صہ۱۶ حاشیہ۔

ترجمہ:۔ کسی فرد پر ختم نبوت کے معنے سوائے اس کے نہیں کہ اس پر کمالات نبوت ختم ہو جاویں۔ اور کمالات عظمیٰ میں سے نبی کا کمال افاضہ ہے۔ اور وہ ثابت نہیں ہوتا بغیر نمونہ کے جو امت میں پایا جاوے۔ اسی مضمون کو حضرت اقدس نے ایک شعر میں اس طرح بیان فرمایا ہے:۔

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

محکمہ ریلوے کی رشوت ستانی

ریلوے ملازموں کے خلاف پبلک کو مدت سے یہ جائز شکایت چلی آئی ہے۔ کہ وہ پرلے درجہ کے فرعون مزاج ہوتے ہیں۔ پبلک کے ساتھ انسانیت سوز سلوک کرتے ہیں۔ انہیں بد دماغ ملازمین کی بدسلوکیوں سے تنگ آکر عوام اپنی جان تک کی پروا نہ کرکے ریلوے میں سفر کرنے کی بجائے لاریوں میں سفر کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ جس سے محکمہ ریلوے کو جہاں پہلے ہمیشہ کروڑوں روپے کی بچت ہؤا کرتی تھی۔ مدت تک خسارے پر خسارہ ہوتا رہا۔ علاوہ بریں ہر جگہ ریلوے بکنگ کلرک۔ گڈس کلرک اور پارسل کلرک رشوت ستانی کے لئے جائز طور پر بے حد بدنام ہیں۔ ان کی ناجائز ستانی اور زر پرستی کا یہ عالم ہے۔ کہ جو پیسہ دیتا ہے۔ اس کا کام سب سے پہلے کرتے ہیں۔ جو ان کا مقررہ ٹیکس ایک آنہ فی "ٹکٹ" ادا نہ کرے۔ وہ گھنٹوں کھڑا رہے۔ کوئی اس کا پرسان حال نہیں ہوتا۔ کہ بھیا کون ہو۔ ریلوے ملازموں کی اس ناجائز ستانی سے پبلک کا ناک میں دم آیا ہؤا ہے۔ نیز محکمہ مذکور رشوت ستانی کے لئے روز بروز بدنام ہو رہا ہے۔ اور ان کی ایسی بددیانتی اور زیادہ ستانی کے سینکڑوں واقعات ہر روز پیش آتے رہتے ہیں۔ ان بدنام کنندہ نکو نامے چند لوگوں کے طرز عمل سے پبلک بے حد تنگ ہے۔ اسلئے ہم ذمہ وار ریلوے افسروں کو اس افسوسناک صورت حالات کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ان حرام خور بھیڑوں کو قرار واقعی سزا دے کر پبلک کو ان کے ہاتھ سے بچائے۔

کیا پنجاب بھوکا مرے گا

ویسے تو ہندوستان بھر کے سامنے بڑھتی ہوئی آبادی زندگی اور موت کا سوال پیش کر رہی ہے۔ لیکن اب تو یہ اندیشہ بڑی خوفناک شکل اختیار کر گیا ہے۔ اگر پنجاب کی پبلک نے اس جانب فوری توجہ نہ دی۔ تو انہیں کسی دن زبردست قحط کا شکار ہونا پڑے گا۔ پنجاب کی شرح پیدائش و اموات اس طرح ہے۔

پیدائش	۹۳۸۶۳۰
اموات	۶۴۹۷۷۵
اضافہ	۲۸۸۸۵۵

اس طرح صاف دکھائی دے رہا ہے۔ کہ ہر سال قریب ۳ لاکھ کا اضافہ آبادی میں ہو رہا ہے۔ ۱۹۳۰ء کی نسبت آج پنجاب کی آبادی ۲ء۵ فی صدی بڑھ گئی ہے۔ اور اگلے دس سالوں میں یہ تخمینہ صحیح نکلے گا۔ کہ پنجاب کی آبادی ۱۹۲۰ء کی نسبت کم سے کم دس فی صدی بڑھ جائیگی۔ ۱۹۳۱ء میں پنجاب کی آبادی ۲ کروڑ ۳۶ لاکھ ۸۳ ہزار ۴ سو آٹھ تھی۔ اگر اسی حساب سے اضافہ ہوتا گیا۔ تو پنجاب کی آبادی ۱۹۴۱ء میں تقریباً ۳۰ لاکھ بڑھ جائیگی۔ لیکن ان ۳۰ لاکھ کو پنجاب کھانے کو دے سکے گا؟ یا نہیں۔ پنجاب کے وزیر زراعت کے لفظوں میں "قطعی نہیں" جب تک کہ کسان کھیتی کا رخ نہیں بدلتے۔ ایک طرف جہاں آبادی بڑھ رہی ہے۔ وہاں دوسری طرف زراعت روبہ تنزل ہے۔ ۱۹۳۴-۳۵ء میں ۵۹۷۸۹۱ ۴ ایکڑ میں کچھ پیدا نہیں ہؤا۔ پہلے جتنی اراضی میں کاشت ہوتی تھی۔ اس سے ۱۴ فی صدی جگہ میں کم ہوئی مکی کی فصل اگر ۱۵ فی صدی اچھی ہوئی۔ تو دالیں ۵۰ فی صدی کم ہوئیں۔ گیہوں ۴ فی صدی اور چاول ۲ فی صدی زیادہ پیدا ہؤا۔ اتنی فصل اگر ہر سال زیادہ پیدا ہوتی بھی گئی۔ تو وہ معمولی طور سے کافی ہے۔ بشرطیکہ آبادی میں اضافہ نہ ہو۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ پانچ سالوں کا تجربہ بتلا رہا ہے۔ کہ آبادی جس نسبت سے بڑھی ہے۔ اس سے چوتھائی نسبت سے بھی فصل نہیں ہے۔ اس نقطہ نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ پنجاب کو ۱۹۴۱ء میں ۳۰ لاکھ زائد آبادی کی پرورش کرنی پڑیگی اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ ایک آدمی کو ایک سال بھر میں پانچ من اناج کی ضرورت ہے۔ تو یقیناً ۱۹۴۱ء میں ۱½ کروڑ من غلہ کی پیداوار آج کی پیداوار سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ تب پنجاب بھوکا نہیں مرے گا۔ یہ امر یقینی ہے۔ کہ کسانوں کے موجودہ رویہ سے مصیبت نہیں ٹل سکتی ہے۔ مصیبت ٹل سکتی ہے صرف اس طریق سے کہ (۱) وہ اعلیٰ قسم کے بیج لیں۔ اچھے بیج سے اچھی فصل پیدا ہوتی ہے (۲)، وہ کھیتی کے جدید اوزاروں سے کام لیں۔ (۳) مضبوط اور طاقتور بیلوں کو حاصل کریں۔ (۴) ان کے مال کو بیچنے کا بندوبست ہو۔ اور (۵) زمین کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہونے سے بچایا جائے۔

کسان اور رسومات بد

ایک دفعہ ایک بڑے جلسہ کے موقع پر ہندوستان کے مشہور شاعر مولانا جوش ملیح آبادی نے حاضرین سے سوال کیا۔ کہ کون شخص دنیا کے لئے سب سے زیادہ مفید ہے۔ ایک صاحب بولے "وکیل" دوسرے نے کہا۔ "ڈاکٹر" تیسرے نے کہا۔ "منصف" چوتھا بولا "لوہار" پانچواں بولا "استاد"۔ پاس ہی ایک معصوم دیہاتی لڑکا جو باجرہ کی روکھی روٹی کے چند ٹکڑے اپنی جیب سے نکال نکال کر کھا رہا تھا۔ بولا "میرا ابا" جو شام کو ہل جوت کر واپس آتا ہے۔ اور میرے لئے بیر لاتا ہے۔ سب لوگ بچے کا یہ جواب سنکر زور سے ہنسنے لگے۔ صاحب صدر نے اٹھ کر یہ فیصلہ دیا۔ "معزز بھائیو۔ ہنسنے کی کوئی بات نہیں۔ واقعی لڑکے کا جواب درست ہے۔ دنیا کے تمام مذہبوں نے کسان اور اس کے معزز پیشہ کو نہایت عزت کی نگاہوں سے دیکھا ہے۔ اس دنیا کی تمام رونق۔ آرام۔ امن اور عیش اسی کے دم سے قائم ہے۔ جہاں جاؤ۔ جدھر نظر اٹھاؤ۔ تمہیں اس حقیقت کو ماننا پڑیگا۔ عدالتوں کی رونق کا یہی سبب ہے۔ ساہوکاروں اور امراء کے محلوں کی زینت اسی کے دم سے ہے۔ مگر حیرانی کا مقام ہے۔ کہ خود بے چارا کسان بے کسی اور رحم کی ایک زندہ تصویر ہے۔ اس کے معصوم بچے روکھی روٹی کے لئے ترستے ہیں۔ پہننے کے لئے انتہائی گرمیوں میں جبکہ آسمان سے آگ برس رہی ہوتی ہے۔ زمین سے شعلے نکل رہے ہوتے ہیں۔ اور ریت کے ٹیلے تپتے ہوئے انگارے بنے ہوتے ہیں۔ اسے اڑھائی گز کی پگڑی اور بارہ آنے کی جوتی نصیب نہیں ہوتی۔ اور یہ بے چارہ ننگے پاؤں اور ننگے سر ہل چلا رہا ہوتا ہے۔

کیا پوچھتے ہو ہمدم اس جسم ناتواں کی
رگ رگ میں نیشِ غم ہے کہیے کہاں کہاں کی

خدا کا غضب کہ اس بیچارے کو سردیوں میں اپنے ننھے ننھے بچوں کے اوڑھنے کے لئے گرم کپڑے کا ٹکڑا تک بھی میسر نہ ہو۔ اور ان بیچاروں کو نمونیہ کا شکار ہو کر قبر میں جسم گرم کرنا نصیب ہو۔

پھول تو کھل کر بہارِ جانفزا دکھلا گئے!
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے!

آخر اسکی وجہ؟ آپ کہیں گے۔ "غریبی" "مفلسی" لیکن اس غربت کا یہ خود ذمہ وار ہے۔ جہاں اور کئی اسباب کو غریبی کی وجہ ٹھیرایا جا سکتا ہے۔ ان میں سے میرے خیال میں "فضول خرچی" اس کا ایک بڑا سبب ہے۔ اور جہاں تک میری عقل کام کرتی ہے۔ اس فضول خرچی کا ایک بڑا سبب "بُری رسمیں" ہیں۔ یہ بیچارا صرف چند منٹوں کے نام کی اور برادری میں "ناک" سے کٹ جانے کے ڈر سے اپنے آپ کو ہمیشہ کے افلاس کے گڑھے میں دھکیل دیتا ہے۔ رسموں کی ادائیگی اسے قرضہ لینے پر مجبور کرتی ہے۔ جب ایک دفعہ ساہوکار کے آہنی پنجہ میں پھنس جاتا ہے۔ تو پھر نکلنے کی ہزار ہا کوششیں کرتا ہے۔ لیکن تمام کوششیں بے کار ثابت ہوتی ہیں۔ سنبھلتا ہے۔ لیکن سنبھل نہیں سکتا۔ بے چارا سنبھلے کیا؟ جو کچھ مال وغیرہ ہوتا ہے۔ وہ تو ساہوکار لے چکا ہوتا ہے۔ اس وقت تو یہ حالت ہوتی ہے ع

"جب آنکھ کھل گئی تو موسم تھا خزاں کا"

عام طور پر لوگ پیدائش۔ ختنہ۔ منگنی۔ نکاح شادی اور موت کے موقعوں پر حد سے زیادہ خرچ کرتے ہیں اور یہ تمام خرچ شرعی احکام سے زیادہ ہوتا ہے قرآن شریف میں ہے۔ فضول خرچ شیطان کے بھائی ہوتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عالمگیر جنگ کے متعلق ایک جوتشی کی ہولناک پیشگوئی

دنیا کے متعلق ایک جوتشی کی پیشگوئیاں پرتاب میں شائع ہوئی ہیں۔ ناظرین فاروق کی دلچسپی کے لئے ہم ان کو ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

آنے والے سالوں میں جنوبی اور وسطی ہند۔ شمالی ہند۔ برما۔ بلوچستان اور سندھ کے کچھ حصوں میں زلزلے آئیں گے۔ چار زلزلے سخت مگر تین ان میں سے اس قدر نقصان دہ ہوں گے۔ جو کوئٹہ کی یاد بھلا دیں گے۔ ایک سخت نقصان دہ ۱۹۴۷ء میں اور تین معمولی اس سے پہلے اور دوسرا سخت نقصان دہ مئی ۱۹۶۱ء میں۔ دو اس سے پہلے اور تیسرا سخت نقصان دہ زلزلہ دسمبر ۱۹۷۸ء میں آئیگا ۱۹۷۷ء تک امریکہ اور یورپ کے اکثر حصوں میں اور ایشیا کے بعض ملکوں میں زلزلے آئینگے۔ (افریقہ کے عام حصوں میں اور جنوبی افریقہ میں تین زلزلے سخت ہوں گے۔ ایک نقصان دہ ۱۹۴۸ء میں ایک اس سے پہلے اور ایک سخت نقصان دہ اپریل ۱۹۶۵ء میں تین معمولی اور ایک زیادہ اس سے پہلے اور ایک سخت نقصان دہ فروری ۱۹۸۳ء میں آئے گا) جس سے اکثر مقامات پر ہولناک قیامت برپا ہو گی۔

زلزلوں کی وجہ سے جاپان۔ چین اور سسلی وغیرہ کو سخت نقصان ہوگا۔ ٹوکیو جیسے بڑے بڑے شہر خاک کا تودہ بن جائیں گے۔ اور یہی حالت مذکورہ سالوں میں اٹلی۔ یورپ اور افریقہ کے اکثر مقامات پر ہو گی۔

جنگ و جدل لڑائی کا خطرہ

۱۹۳۷-۴۲ء تک کے سال دنیا کے لئے منحوس ہوں گے۔ چھوٹی بڑی سلطنتوں کے درمیان جو معاہدے ہوں گے۔ وہ ردی کاغذ کی بھی حیثیت نہ رکھیں گے۔ اگست ۱۹۵۵ء کے بعد دنیا میں اس قدر سخت بے کاری اور قحط رونما ہوگا۔ جس سے لوگ اپنی جانیں تلف کر دیں گے۔ یہ وبا عام اور کثرت سے پھیلے گی۔

شام۔ لبنان۔ فلسطین۔ مصر۔ سوڈان۔ ٹیونس۔ الجیریا۔ بربر کانگو۔ ملایا وغیرہ۔ الجزائر اور افریقہ کا کافی حصہ ۱۹۴۲ء تک اور کچھ ۱۹۵۱ء تک مطلقاً آزاد ہو جائیں گے۔ اور ان سے بعض میں خونی بغاوتیں بھی رونما ہوں گی۔ ملک چین کئی حصوں میں تقسیم ہوگا۔ مگر جاپان چین کے اکثر صوبوں پر حکومت کریگا۔

روسی اور انگریزی اقتدار چین میں بہت زیادہ ہوگا۔ اور تمام ملک میں خونین بغاوتیں ہوں گی۔ لڑائی سے چین کی آبادی کا چالیسواں حصہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔ شہر اور قصبے خاک آلودہ بن جائیں گے۔ چین بھی بعد میں روس وغیرہ کی امداد سے جاپان کا نقصان کرے گا۔ آخر فتح چین کی ہو گی۔ اور پھر ۱۹۴۰ء سے لیکر ۱۹۴۵ء تک کی بغاوتیں سخت ہوں گی۔ پھر جنوری ۱۹۴۹ء اور مئی ۱۹۵۷ء میں بھی بغاوتیں رونما ہوں گی۔ یہ آخری بغاوت اسکی تباہی اور بربادی کا پیش خیمہ ہوگی۔ مگر اس انقلاب کے بعد دسمبر ۱۹۵۹ء میں اس پر خود مختار بادشاہ حکومت کرے گا۔ اگست ۱۹۴۷ء تک تبت زیر اثر انگریزی ہوگا۔ ۱۹۵۸ء میں روس کے اندر سخت انقلاب برپا ہوگا۔ روس اس سال کے بعد پھر از سر نو مذہب اور بادشاہی حکومت کے زیر اثر ہوگا۔ ۱۹۳۷ء سے ۱۹۳۹ء تک کے سال جاپان کے لئے بہت زیادہ خطرناک ہوں گے۔ اور ملک پر اکثر فوجی حکومت کا دَور دورہ ہوگا۔ مگر روس اور امریکہ سے اسکی پرخاش ایک ہولناک جنگی اقدام کی شکل میں ظاہر ہوگی امریکہ کو نقصان اور روس کو بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔ جاپان سنبھل جائے گا۔ لیکن نوآبادیاں نہیں بنا سکے گا۔ اور بنائی ہوئی اس کے قبضہ سے نکل جائیں گی۔ شہر اوساکا ۱۹۸۹ء میں اپنی خوبصورت آبادی سمیت زمین میں دب جائیگا اسی طرح دنیا کے اور بھی کئی شہروں کی حالت ہوگی۔ جاپان کے لئے ۱۹۴۶ء سے لے کر ۱۹۵۳ء تک کے سال بہت ہی نازک ہوں گے۔

۱۹۶۳ء تک جاوا۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ سماٹرا نیوگنی۔ بورنیو وغیرہ بالکل آزاد ہو جائیں گے۔ ان میں سے بعض ۱۹۴۶ء تک آزاد ہوں گے۔ ان میں سے بعض میں سخت خونی بغاوتیں رونما ہوں گی۔ آزادی کے بعد کچھ تو جمہوریت اور کچھ بادشاہی قائم کریں گے۔

ہٹلر و جرمنی

۱۹۴۲ء کی ہولناک جنگ کی وجہ سے ہٹلر جرمنی کو خیرباد کہنے پر مجبور ہوگا۔ قیصریت کے حامیوں کا ستارہ عروج پکڑ جائے گا۔ خاندان قیصر جرمنی کا محبوب بن جائیگا۔ جرمنی کچھ نوآبادیاں حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔ مگر جلد ہی یہ نوآبادیاں بالکل آزاد ہو جائیں گی۔ جرمنی کی اندرونی حالت ۱۹۳۷-۴۵ء تک سخت نازک رہے گی۔ بغاوتیں وغیرہ رونما ہوں گی۔

مسولینی و اٹلی

اٹلی کی اقتصادی حالت جنگ اور شورشوں کی وجہ سے نازک صورت اختیار کرے گی۔ مسولینی کا عروج نہیں رہے گا۔ وہ ملک کو آخری سلام کہے گا۔ جب ۱۹۴۲ء تک بڑی بڑی سلطنتوں کی جنگ اس سے برسر پیکار ہوگی۔ اور اٹلی میں بغاوت ہو کر رہے گی۔ جس سے تباہی و بربادی کے المناک منظر دیکھنے میں آئیں گے۔ اٹلی کے نازک سال ستمبر ۱۹۳۷-۴۶ء تک ہوں گے ۱۹۵۷ء اٹلی کے لئے سخت افسوسناک ہوگا۔

عالمگیر لڑائی کا میدان

جو عالمگیر جنگ ۱۹۴۲ء میں ہو گی۔ اس کا خطرناک میدان بحیرہ روم و احمر و بحیرہ جاپان و چین قلزم۔ ہندوستان اور دو بار انگلستان گھمسان کی خونی لڑائیوں کے مرکز رہیں گے۔ یورپ کا نقشہ خاص طور پر بدل جائے گا۔ اور بلقان وغیرہ کی چھوٹی بڑی سلطنتیں تباہ و برباد ہو کر دوسروں میں جذب ہو جائیں گی۔ یہ سب نومبر ۱۹۴۳ء تک پیش آئے گا۔

ہندوستان

ہندوستان کی آزادی یعنی اس کے نیک دن اسکی تمام قوموں کے روح پرور اتحاد اور اتفاق میں مضمر ہیں۔ جو بہت دور ہیں۔ ہندوستان کے کارخانے یعنی ہندوستان کے کاروبار کثرت سے فیل ہوں گے۔ مگر نمایاں ترقی ۱۹۴۹ء کے بعد ظہور پذیر ہوگی۔ کئی ریاستوں میں ہیجان اور بعض والیانِ ریاست کا اپنے علاقہ کو خیرباد کہنا

بمبئی پہنچکر حاجی ہوشیار رہیں

بمبئی میں چوروں اور ڈاکوؤں کا ایک گروہ ہے۔ جو حاجیوں کو عجیب عجیب طریقوں سے لوٹتا ہے۔ اس گروہ کے آدمی سادہ لوح حاجیوں کے ساتھ دوستانہ تعلق قائم کر لیتے ہیں۔ پھر انہیں چائے یا دیگر اشیائے خوردنی کھانے پینے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ جن میں دھتورہ یا کوئی اور نشہ آور دوائی ملی ہوتی ہے۔ حاجی اسکو کھاتے ہی بیہوش ہو جاتے ہیں۔ اور ڈاکو اپنے شکار کے نقد و زر اور مال و متاع پر ہاتھ صاف کر کے چمپت ہو جاتے ہیں۔ یہ گروہ عام طور پر حاجیوں کو لوٹتا ہے۔ اور اکثر اوقات انہیں دعوتوں کے حیلے بہانے سے اپنے ہاں لے جا کر بیچاروں کو زادِ راہ اور سفر خرچ سے بھی محروم کر دیتا ہے بمبئی کی خفیہ پولیس نے اس گروہ کے تین ارکان کو گرفتار کیا ہے۔ اور باقی افراد کی تلاش میں ہے۔

ایک چپڑاسی کو ہسپتال میں جا کر حمل ہو گیا

دہلی ۲۶ اکتوبر۔ مردوں کو حمل ٹھیرنے کے راز کا انکشاف ایک عجیب و غریب طریقہ سے دہلی میں ہوا ہے۔ سول لائن کے ایک سرکاری دفتر کا چپڑاسی قدرت کی کارستانی سے فربہ ہونا شروع ہو گیا۔ یار لوگوں نے مشورہ دیا۔ کہ اس قباحت کا علاج جلد از جلد کرانا چاہیئے۔ چنانچہ دفتر سے چھٹی لے کر وہ مقامی ہسپتال میں داخل ہو گیا۔ وہاں ڈاکٹر صاحب نے اس کے پیشاب کا معاینہ کرنا چاہا۔ اتفاق ملاحظہ ہو۔ کہ نرس جب پیشاب ایک پیالہ میں لئے ڈاکٹر صاحب کے کمرہ کی طرف جا رہی تھی۔ تو ٹھوکر لگنے سے پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ نرس ازحد پریشان ہوئی۔ بجائے اس کے کہ وہ اس غلطی کا اعتراف کرتی۔ ایک پیالہ میں اپنا پیشاب لے کر ڈاکٹر صاحب کے حوالہ کیا۔ معاینہ کے بعد ڈاکٹر صاحب نے لکھ دیا:۔ (مریضہ حاملہ ہے۔ اس لئے اسے ہسپتال سے چھٹی دے دی جائے) چپڑاسی کو ڈسچارج سرٹیفکیٹ دے کر رخصت کیا گیا۔ جب وہ اپنے دفتر میں پہنچا تو دوستوں نے کہا۔ کہ اس فوری واپسی کے کیا معنے ہیں؟ سرٹیفکیٹ دکھلا کر کہا۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے رخصت دے دی ہے۔ جب ڈسچارج سرٹیفکیٹ پڑھا گیا۔ تو معاملہ کھلا۔ یہ معاملہ دلچسپی کا مضمون بنا ہوا ہے

(نامہ نگار)

ایک اور مفید قانون

سنہری بلوں کے بعد مارکٹنگ بل کے ساتھ ایک اور بل آرہا ہے۔ اس بل کے ذریعہ دام ڈپٹ کے قانون میں ترمیم کی جائے گی۔ اس کا اطلاق ان ڈگریوں پر ہوگا۔ جو دیوانی عدالتوں نے ایسے دعووں میں دی ہوں۔ جن میں سود اصل زر سے زیادہ ہو۔ ابھی یہ فیصلہ تو نہیں ہوا۔ کہ آیا یہ بل پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیدہ خبریں

لاہور۔ ۲ نومبر۔ قحط زدگان حصار کی امداد کے لئے ملک کے طول و عرض میں چندہ کیا جا رہا ہے۔ اور قحط ریلیف کمیٹی کو ویسے بھی رقوم موصول ہو رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت تک ۱۹۷۴۱ روپیہ موصول ہو چکا ہے۔

قاہرہ ۳۱ اکتوبر۔ بہت سے سرکردہ مصریوں کا خیال ہے۔ کہ ہٹلر موصل حیفہ کی پائپ لائن پر قبضہ کرنے کے لئے فلسطین کے عربوں کی امداد کر رہا ہے۔ امید ہے۔ کہ ہٹلر یہ بھی مطالبہ کرے۔ کہ مصر کو نہر سویز کے اردگرد کے علاقہ کی حکومت سے محروم کر دیا جائے۔

علاقہ نظام میں آریوں کی شورش

شولاپور۔ ۲ نومبر۔ ستیہ گرہ کے سلسلہ میں اس وقت تک ۴۶۵ گرفتاریاں کی جا چکی ہیں۔ ان میں سے ۱۵ کو سزا ہو چکی ہے۔ اور باقی کے خلاف ابھی تک مقدمہ چل رہا ہے۔

۳۶ بیدوں کی سزا۔ آریہ سماج گلبرگہ کے منتری کو جنہیں حال ہی میں دس سال قید کی سزا دی گئی تھی۔ ۳۶ بیدوں کی سزا دی گئی۔

— سٹیٹ کانگرس کے تیسرے ڈکٹیٹر رام چندر راؤ نند پرکار آج بعد دوپہر ستیہ گرہ کرنے پر گرفتار کر لئے گئے۔ ان کے ساتھ ان کے دو سکرٹریوں کی گرفتاری بھی عمل میں لائی گئی۔

ٹوکیو۔ یکم نومبر۔ صوبہ شانسی میں مقدس پہاڑی پر جاپانی فوج نے تقریباً پچاس ہزار کمیونسٹ فوج کا صفایا کر دیا۔

نئی دہلی۔ یکم نومبر۔ سردار دیویندر سنگھ مجسٹریٹ نے آج شو مندر ستیہ گرہ کے ۴۲ والنٹیروں کو چار چار ماہ کی سزا دی۔

گوہاٹی۔ یکم نومبر۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے کانگرسی کارکنوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ فیڈریشن ہندوستان پر ٹھونس دیا گیا۔ تو کانگرسی وزارتوں کے ذریعہ اسکی مخالفت کی جائیگی۔ اور بعد میں اگر ضرورت ہوئی تو اجتماعی سول نافرمانی کے ذریعہ۔

کراچی۔ یکم نومبر۔ سر عبد اللہ ہارون ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) نے برطانوی حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ ہندوستان کو مسلم انڈیا اور ہندو انڈیا دو حصوں میں تقسیم کر کے علیحدہ علیحدہ فیڈریشن نافذ کر دی جائے۔

شیلانگ ۳۱ اکتوبر۔ آسام گورنمنٹ اس سوال پر غور کر رہی ہے۔ کہ زمین کے موجودہ ٹیکس کے سسٹم پر نظر ثانی کر کے اس میں پچاس فی صدی تخفیف کر دی جائے۔ اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اکیس ہزار اور اس سے زائد زرعی آمدنی پر ٹیکس لگایا جائے تین سال کے اندر اندر شراب بند کر دینے کی بھی تجویز ہے۔

لاہور۔ یکم نومبر۔ پنجاب اسمبلی کا اجلاس ۱۰ نومبر کو شروع ہوگا۔ اور ۲۴ نومبر تک جاری رہے گا۔ مارکٹنگ بل اور پنچایت بل پر خاص طور پر بحث ہو گی۔ اس اجلاس میں غیر سرکاری کارروائی کے لئے بہت کم وقت رکھا گیا ہے۔

— صوبہ سرحد میں کانگرسی وزارت کے خلاف ناراضگی روز بروز بڑھ رہی ہے عنقریب اس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک بھی پیش کی جائے گی۔ جس کی کامیابی کی بہت کچھ توقع ہے۔

لاہور یکم نومبر۔ لدھیانہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پولیس نے مولوی حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار کو دوبارہ گرفتار کر لیا ہے۔

بیت المقدس۔ یکم نومبر۔ عرب مجاہدین کی نگرانی کے لئے فوجی حکام نے ٹریفک کنٹرول کا جو انتظام کیا تھا۔ عربوں نے اسکی خلاف ورزی کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ جو کوئی انگریزی حکام سے اجازت نامہ حاصل کرے گا اسے بلا تامل گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

دارالسلام۔ ۳۱ اکتوبر۔ ٹانگانیکا کے نامعلوم مستقبل کی بنا پر یہاں کے آباد کاروں میں زبردست بے چینی پھیل رہی ہے۔ ملک بھر میں جرمنی کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں۔ اور چاروں طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ کہ یہ علاقہ ہرگز جرمنی کو واپس نہ دیا جائے۔

— پنجاب اسمبلی میں ڈاکٹر نارنگ ایک بل پیش کر رہے ہیں۔ کہ زراعت پیشہ وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جو اپنے ہاتھ سے ہل چلاوے۔

— غیر زراعت پیشہ لوگوں کے لئے اور قانون بن رہے ہیں۔ اس آمدنی پر جو ۵۰۰ روپیہ سے زائد ہوگی۔ انکم ٹیکس لگے گا۔ اس کے علاوہ شادیوں۔ پیدائش اور اموات پر بھی ٹیکس لگیں گے۔

— لاہور سے دہلی اور کراچی ہوائی جہاز چلا کریں گے کرایہ تخمیناً پچاس روپے ہوگا۔

اخبار فاروق کی خریداری کیلئے غیر معمولی رعایت

فاروق کے ایک محترم اور نیازمند ایڈیٹر فاروق کے دیرینہ محسن جناب خان بہادر چودھری محمد الدین صاحب بالقابہ مدظلہ العالی نے مبلغ ستائیس روپیہ فاروق کی امداد کے لئے عطا فرمائے ہیں۔ اسلئے میں ۲۷ ایسے دوستوں کے نام جو پانچ روپیہ سالانہ چندہ فاروق کا ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ مگر فاروق کو پڑھنے کے شائق ہیں۔ صرف تین روپیہ سالانہ میں ایک سال تک فاروق جاری کرنا چاہتا ہوں یہ خریدار نئے ہوں گے۔ سابقہ خریداران فاروق میں سے کوئی صاحب ایسی درخواست نہ کریں۔ کیونکہ یہ رعایت ایسے اصحاب کے لئے ہے۔ جو خریداری فاروق کی استطاعت نہیں رکھتے۔ سابقہ خریداروں کے لئے انشاء اللہ جلسہ سالانہ دسمبر ۳۸ء پر ایک خاص رعایت کروں گا۔ لہذا ۲۷ درخواستیں بواپسی ڈاک وہ دوست ارسال کریں۔ جو پہلے فاروق کے خریدار نہیں۔ اور مبلغ تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا معرفت محاسب صاحب بیت المال بھیج دیں۔ یا اسکی وصولی کے لئے وی۔ پی ارسال کرنے کی اجازت دیں۔ اس صورت میں ۵ ر ان کے خرچ وی۔ پی پر زائد صرف ہوں گے۔ چندہ وصول ہونے پر فاروق سال بھر کے لئے ان کے نام جاری ہو جائے گا۔ درخواست اور چندہ پیشگی مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں:۔

نیجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

ڈیرہ اسماعیل خاں۔ ۳۰ اکتوبر۔ آج کرنل میور ہیڈ نائب وزیر ہند نے (جو ان دنوں ہندوستان کے دورے میں مصروف ہیں) ۱۵ منٹ تک گاندھی جی سے ملاقات کی۔ گفت و شنید کی نوعیت صیغہ راز میں ہے۔

لاہور۔ یکم نومبر۔ مسلمانان پنجاب میں یہ مطالبہ زور پکڑ رہا ہے۔ کہ شاہی مسجد لاہور کی مرمت کا کام مسلمان افسروں کی نگرانی میں مسلمان ٹھیکہ داروں کے ذریعہ کرایا جائے۔ کسی غیر مسلم کا دخل اس میں نہ ہو۔

شملہ۔ ۳۱ اکتوبر۔ سرحد کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وزیرستان میں حکومت برطانیہ کے خلاف قبائل کی سرگرمیاں پھر شروع ہو گئی ہیں۔ ان کے انسداد کے لئے سرکاری فوجیں دوڑ دھوپ کر رہی ہیں۔

وصیتیں

عـ ۵۱۴۰ ۔ منکہ چودھری عبد الرحمٰن خاں ولد چودھری حاکم خاں قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سسٹروعہ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ۶/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۱۲۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ عبد الرحمٰن بقلم خود مولوی فاضل کوارٹر عـ ۴۰۶ میر درد روڈ نئی دہلی۔ گواہ شد:۔ شیخ محمد یعقوب بقلم خود ٹیچر ایم۔ بی سکول کوچہ چیلاں دہلی۔ گواہ شد:۔ محمد ارجمند بقلم خود انچارج ریکارڈ برانچ دفتر سول ایوی ایشن کوارٹر عـ ۴۰۶ نئی دہلی۔ میر درد روڈ۔

امرت بوٹی رجسٹری شدہ سرکار ہندوستان

ہر قسم کی تمام مردانہ کمزوریوں اور بد اعتدالیوں کو دور کر کے غضب کی قوت مردانہ پیدا کر دیتی ہے۔ علاوہ ازیں دھانت۔ جریان۔ کثرت احتلام سرعت۔ کمزوری مثانہ۔ ذیابیطس۔ کمی خون جیسی نامراد بیماریوں کو دور کر کے کامل مرد بنا دیتی ہے۔ چندہی روز کے بعد جسم میں ایک خاص قوت محسوس ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

۵۰ گولی عـہ ۱۰۰ گولی معہ برقی مالش ۱۲ عـہ

پائیریا ماسخورہ اگر آپ دانتوں کی یا مسوڑھوں کی کسی بیماری میں مبتلا ہیں۔ تو پائیریا بکس مکمل طلب فرماویں۔ بکس کلاں ۸ عـہ ۔ بکس خورد ۴ عـہ بکس کلاں دو ماہ کے لئے بکس خورد ایک ماہ کے لئے کافی ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ **نیجر احمدیہ یونانی فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ پنجاب**